دیوان مهزوران

۱۲۶۵

ماشاء الله لا قوة الا بالله

عنایت بے غایت ایزد منان اور رحمت بے نہایت یزدان سے

دیوان زار

سنہ ۱۳ ھ

کمترین آفاق میرزا عبد الرزاق کے اہتمام سے

مطبع انصاری میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ آشفتہ بیان حسیب الدین احمد سوزان ابن خواجہ
معین الدین انصاری غفر اللہ الباری باشندہ سہارنپور عرض کرتا ہے کہ اس دار البلا مین
جسکو دنیا کہتے ہین جو کچھہ مجھپر گذرا یا جو کچھہ مینے دیکھا نہ ناطقہ اوسکے بیان کی طاقت و لیاقت رکھتا ہے
نہ دل ذکر کا متحمل ہو سکتا ہے ؎ حدیث خویش اگر گویم ز آغاز ٭ روم چندانکہ نتوان آمدن باز
مجملاً یہ کہ بچپن ہی سے سودائے حُسن پرستی سر مین اور ذوق سخن دل مضطر مین تھا کبھی تلاش حُسن
مین آزادانہ عمر کھوتا کبھی شعر پڑھ پڑھ نامرادانہ روتا ۔ رفتہ رفتہ عشق خیالی سے خیال شاعری
پیدا ہوا لیکن وقت فرصت بہ تقاضائے زمانہ عنقا تھا ۔ بہر حال کبھی کبھی کچھہ لکھہ لیا کرتا اور
ادہر اودہر مکان کے طاقون مین رکھہ دیا کرتا ۔ اسی طرح عرصہ گذر گیا جب بیس مرحلے زندگانی فانی کے
طے کیئے روح نفسانی و قوت شہوانی مین نزاع واقع ہوئی کبھی وہ اسپر کبھی یہ اوسپر غالب آئی
ایک عمر اسی کشاکش مین جان رہی اس عرصہ مین تسکین خاطر فاتر کے لیئے ہر چند اگلے لوگون
کی باتین جنکو متقدمین کی کتابین کہتے ہین دیکھین ۔ اور علم توحید و درد عشق کی طلب مین

نفس ناطقہ و قوت شہوانی

دانشوران صاحب فرومقام سے جنکو علماء عظام وصوفیہ کرام کہتے ہین ملا لیکن خاطر پریشان کا حال جمعیت سے نہ بدلا۔ یکحرف آشنا بغلط ہم کسے نگفت + ہر چند خواب خویش بہ افسانہ سوختیم + آخر جب دیکہا کہ تدبیر کا ہاتہ دامن تقدیر تک نہین پہنچتا بتصحیح نسخہ وجود سے کہ دفع رذائل وکسب فضائل سے عبارت ہے دل بہلانے لگا لیکن یہ امر نفس امارہ پر گران گذرا اوسنے اسکو سب کاموں سے دشوار تر پایا۔ پہر تو مضطر سخت گہبرایا۔ کیونکہ کوچ کا زمانہ قریب آگیا تہا اور سامان سفر مہیا نہ تہا ع مرا این غول نفس دیو کردار + فکند اندر خرابیہای بسیار + کنون زین بادیہ تا کار دانم + مگر کرگس رساند استخوانم + تا ہی دل بہلانے اور وقت ٹالنے کے واسطے سوا اسکے نہ سوجہا کہ اون اشعار کو جنکا ذکر کیا ردیف وار کرکے دیوان مختصر مرتب کردن ناچار بہزار پریشانی وسرگردانی جسقدر اشعار ملے بعد محو واثبات اونکو جمع کیا۔ سخنوران کامل وہنرپروران صاحبدل سے امید یہ ہے کہ خطا کو دامان عطا مین چہپائین اور حرف گیری سے بازآئین۔ الله بس باقی ہوس

شعر

این نامہ کاندران ہمہ اشعار تر بود	زیباست گر نوشتہ بآب گہر بود +
میخواست دل ز درگہ حق سال ختم آن	گفتند مردمان کہ قبول نظر بود

۱۳۰۰ ہجری

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجھے ہی کب اے میرے مولا نجانا
تو یکساں ہے پہر اور جانا نجانا

یون آنکھین ہین تجھسے محروم جیسے
کہ عنقا سے جز نام عنقا نجانا

ہمیشہ تیرے عشق مین جان دی ہے
کبھی مینے دنیا کو دنیا نجانا

بہت فکر کی بہید کے جاننے مین
کسینے تیرا بہید اصلا نجانا

نمانا تیرے حکم کو اس طرح سے
کہ گویا اوسے حکم تیرا نجانا

بھلائی ہی جو بات وہ یاد کرلی
جسے جاننا چاہیئے تہا نجانا

ہمیشہ کیا وہ ہی جو دل مین آیا
کسی بات مین جا و بیجا نجانا

مجھے دیکھنے کا ہے شوق اوسکے سوا ان
کسینے کبھی جسکو دیکھا نجانا

کیا دن تھے وہ کہ رنج و غم دلستان نہتھا
دریائے اشک آنکھ سے ہر دم روان نہتھا

ہر وقت نزع کی سی یہ حالت نہ رہتی ہتی
دلمین یہ درد لب پہ یہہ شور و فغان نہتھا

جسطور مردہ جان کو اب نوحہ کرتے ہین
آگے سرہانے پر کوئی یون نوحہ خوان نہتھا

گو ذوق وصل مین حرکت دلکو رہتی ہتی
پر مرغ نیم جان کی طرح سے تپان نہتھا

ہم اور وہ ایک تھے کہ نہتھے قصہ مختصر
یہ تفرقہ یہہ حرف دوئی درمیان نہتھا

طرفہ یہ ہے کہ رہتے تھے ہم جس مکان مین
وہ تھا تو اک مکان ولیکن مکان نہتھا

وہان تحت و فوق و حال شب و روز اور تہا
یہ مہر و ماہ یہ زمی و آسمان نہتھا

ہان اوس مکان کے در و دیوار ہین کہین
چھجہ نہتھا ستون نہتھا سائبان نہتھا

کچھ طرفہ فرش اور اوسپہ نئی قطع کی تہی چھت
ہر چند فرش و سقف کا نام و نشان نہتھا

بچھا ہوا وہ ہر جگہہ اک فرش پرنیان
ہر ہر وہ فرش پارچۂ پرنیان نہتھا

وہ اوسکے گرد غیرت باغ بہشت باغ
جسمین کہ نام کو بھی گزار خزان نہتھا

[illegible] اوسمین چشمہ شیرین و تابناک
گویا کہ شہد و شیر تہا آب روان نہتھا

[illegible]ین رنگ رنگ کے پہل پہول ہر طرف
گویا کہ باغ خلد ہی تہا گلستان نہتھا

کیا اون پہلون کی کیجیے لذات کا بیان
اک پہل نہتھا کہ کام دہ جان نہتھا

کیا رنگ و بوے ہر گل تر کا بیان کرون
اک گل نہتھا کہ غیرت صد بوستان نہتھا

صدہا غلام سیکڑون لونڈی ملک جمال
عالم مین جنکی مثل کوئی انس و جان نہتھا

میری یہ رائے ہی کہ اون اشکال پاک مین
کوئی بجز ملائک و روحانیان نہتھا

طرفہ یہ ہے کہ باہمہ حسن و جمال و ناز
کوئی نہتا کہ تابع فرمان وہان نہتا

اکدن وہان سے آئی اک آواز دلفریب
ناقوس کی صدا نہتی شور اذان نہتا

سنتے ہی اوسکے ادہی کچھہ حال ہوگیا
مستی و بیخودی نہتی خواب گران نہتا

باری شراب عشوہ دلبر کے نشہ مین
بیہوش ایسے تہے کہ ہمین ہوش جان نہتا

آخر اوسی نشہ مین کہ اب ہی خیال و خواب
کی اوسنے ایک چال کہ جسکا گمان نہتا

اتنے مین ہوشیار ہوئی ہم نظر جو کی
وہ ہم نہتے وہ جای نہتی وہ جہان نہتا

سوزان خدا ہی جانے کہ اوس شمع کو کیا ہوا
ایسا تو حال زار پہ نا مہربان نہتا

کیا دن تہے وہ کہ شوق رخ مہوشان نہتا
کتان کیطرح چاک گریبان جان نہتا

دلکو نہتا خیال کسی بحر حسن کا
سیلاب اشک آنکھہ سی ہر دم روان نہتا

از خویش رفتہ رہتے تہے ذوق بہار مین
ہرگز خیال آمد فصل خزان نہتا

القصہ مثل تاجر نا آزمودہ کار
سودے سود مین تہے خیال زیان نہتا

ہر شب شب برات تہی ہر روز روز عید
دنیا مین کوئی ہمسے سوا شاد مان نہتا

دل آگیا کہ رنگ زمانہ بدل گیا
دم بہر مین وہ زمین نہتی وہ آسمان نہتا

قطعہ

ہر شی مین سو جہان نظر آتی تہی خواب مین
جاگے تو ایک چیز کا نام و نشان نہتا

یعنی کہ خواب زیست مین تہا سب جہان خیال
مرکر کہلی جو آنکھہ تو کچھہ درمیان نہتا

قطعہ

جس وقت جا چنے تھے اور کرتے تھے تلاش
گویا کہین جہان مین وہ جان جہان تہا

جانا جب اوسکو ہمنے تو کیا دیر کیا حرم
کوئی جگہہ جہا نمین نہتی وہ جہان نہتا

اس میکدہ مین ہوش سنبھالا ہے آن کر
مجہکو خبر نہین کہ کہان تہا کہان نہتا

مینے جو شوق دید جتا یا تو یہہ کہا
سوزان ہمارے در پہ کوئی پاسبان نہتا

وہ کفر رہ گیا نہ وہ اسلام رہ گیا
دنیا مین مذہبون کا بس اک نام رہ گیا

نے میکدہ رہا ہے نہ ساقی نہ جام مے
غم کے لیئے یہ رند مے آشام رہ گیا

نے دل رہا نہ شوق گل و سرو و یاسمن
ایک اشتیاق سرو گل اندام رہ گیا

قسمت تو دیکھنا کہ گرا تہک کے رہ مین کب
جب دس قدم پہ کوئی دلارام رہ گیا

اس دامگاہ مین ہون وہ صیاد نامراد
جسکا کہ صید بہاگ گیا دام رہ گیا

جتنے تھے رند بادہ گلفام سبکو دی
مین کم نصیب ساقی گلفام رہ گیا

سب میرے ہمرہ ہونئے کیا کوچ اور مین
کرتا ہوا سفر کا سر انجام رہ گیا

غالب سے کام تہا سو وہ سوزان گزر گئے
دہلی مین اب جناب کا کیا کام رہ گیا

گر نہ وہ جان جہان ساقی محفل ہوتا
جام بادہ قدح زہر ہلاہل ہوتا

میری تقدیر نہ تہی ایسی کہ مارا جاتا
آرزو یہ تہی کہ اوس تیغ سے گہایل ہوتا

تھا مناسب میری نزدیک بتِ سنگین دل
کہ تری سینہ مین پتھر عوض دل ہوتا

چاہِ زمزم چہ عجب ہے تھا ہوین کعبہ ہین
سنگ اسود تھا اگر ہوتا نہین کوئی تل ہوتا

تجھسے خود آکے ملاقات وہ کرتے سوزان
تو اگر اونکے ملاقات کے قابل ہوتا

جسدن سے عشق زلف سیہ فام ہو گیا
روزِ خوشی سیہ صفتِ شام ہو گیا

اے مےفروش اب اپنی غلامی مین لے مجھے
جو تھا سو وہ تو صرف مے و جام ہو گیا

گلفام وہ تو تھا ہی یہ مین رند مست بھی
گلفام دولتِ مے گلفام ہو گیا

تیری نگاہ مست اثر دلمین کر گئی
ساقی یہ جام لے کہ مرا کام ہو گیا

کل کر رہے تھے مدح و ثنا میری برملا
اپنو مین آج قابلِ دشنام ہو گیا

جب وحشت اٹھی کعبہ مین تو باوجود ضبط
سو جا سے چاک جامۂ احرام ہو گیا

جب تک رہا جہانمین رہا مبتلائے رنج
اے کنجِ قبر اب مجھے آرام ہو گیا

رکھتا ہے حکم دیر ہمارے لیئے حرم
اب کفر اپنے واسطے اسلام ہو گیا

جو تھا اسی پہ تھی وہ صرف

جاتا تھا میکدے کی طرف مغبچہ کے ساتھ
سوزان تو ایک دم مے آشام ہو گیا

زہرِ غمِ عشق اثر کر گیا
ہائے میری جان چلی مر گیا

کاش نہ ملتا مجھے وہ دستان
ہاتھ سے کیا دل مضطر گیا

حرمتِ معشوق ہی عاشق پہ فرض
سر کے بل اوس شوخ کے ہم گھر مین گیا

کوچہ قاتل مین گئے تو سہی
پانو کے رکہتے ہی مگر سر گیا

گرچہ بہت دفعہ یہ دل جا چکا
ہان مگر اسطور تو کمتر گیا

تن مین جگہہ زخم سے باقی نہین
کیا کرون اک زخم اگر بہر گیا

رہ مین کہین ڈالدی خطِ شوق
ڈر رہے ہین جیسے کبوتر گیا

زندہ ہون کعبے گیا گر کبہی
ساتہہ میرے شیشہ و سبلغ گیا

خانہ کعبہ تو مشائخ گئے
میکدے مین مردِ قلندر گیا

شہر مین سوزان جو کوئی مخلص تہا
آج کسی شخص پہ وہ مر گیا

نیرنگِ وہم ہے یہہ چمنِ روزگار کا
کیا اعتبار اسکے خزان و بہار کا

مضراب میرے تارِ نفس کی بنائے
بندہ نواز شوق اگر ہے ستار کا

کچہہ اور ہی سماگئی تہی بو دماغ مین
تہا جن دنون خیال کسی گلعذار کا

ہان مژدہ اشتیاق اسیری کہ اندنون
اوس نوجوان کو شوق ہوا ہے شکار کا

افشای رازِ عشق کہان اور مین کہان
یارب برا ہو گریہ بی اختیار کا

نرگس اوگے گی خاک سے تا روزِ رستخیز
ہون مین شہید نرگس فتان یار کا

مین مست اور شغلِ جہانِ فریب باز
ای چرخ کام تہا یہ کسی ہوشیار کا

پیکر شراب رہتے ہین ہر وقت دلکو خوش
کسکو دل و دماغ غم روزگار کا

ہم بہی ہین بطریقہ حضرات نقشبند
دل مین خیال رہتے ہین روی نگار کا

سوزان سفر مین کیون نہون سرگرم گریہ ہم
صدمہ ہے دل پہ فرقت یار و دیار کا

ہمدم فسانہ موقوف اب مار راہزن کا
آتا ہی یاد عالم اک زلف پرشکن کا

اہل سخن کہی کیا احوال اوس دہن کا
جسمین کہ تنگ ہوئی خود قافیہ سخن کا

ہاتہ اوس سے ہم ملا کر جیسے ہوئی ہین رخصت
ہر پانو ہو گیا ہے گویا ہزار من کا

خلوت سے بیحجاب آ اے رشک مہروہ تا
ہنگامہ ہوئی سارا برہم اس انجمن کا

ہر نوک خار تمین مانند مو ہو یارب
ایذا نہ دے کسیکو کانٹا میرے چمن کا

جاتے ہین زیر قصر نیلی رواق سے ہم
رہتا ہے خوف ہر دم اس گنبد کہن کا

اے عندلیب شیدا باتین کرینگے آجا
تجھکو ہے عشق گل کا مجھکو ہی گلبدن کا

آزاد ہون خیال ایصال زر مجھے کیا
بس ہی تصور وصل اوس سیمتن کا

رنج سفر مین ہوتا ہے اور رنج دل کو
تم حال ہی نپوچھو مجھسے مرے وطن کا

سوزان کیا ہی تجھکو قتل اک نظر مین جسنے
مین ہی ہون یار بیمار اوس چشم سحر فن کا

شب کوکب بخت اوج سعادت سے قرین تھا
مین تھا شب مہتاب تہی وہ ماہ جبین تھا

تا پردہ گوش آگئی سننے کے لیئے روح
اوس شوخ کی آواز تہی سحر مبین تھا

ای پیک سبک سیر چلا تو ہی و لیکن
اسطور شتاب آیو گویا کہ یہین تھا

افسوس کہ دل خوش نہوا ملکے کسی سے
ماتمکدہ دہر مین جو تہا سو حزین تھا

رہتے ہین وے محفل اوباش مین اکثر
کہتے ہین کہ سوزان بہی خرابات نشین تہا

نے خارِ کفِ پا ہون نہ گل ہون کسی سر کا
مین گلشن دنیا مین ادہر کا نہ ادہر کا

تو چہوڑ دے صیاد بہے مجہے قید قفس سے
لے خبر نہ مجہہ طائرِ بے بازو پر کا

دہقان نے مجہے کسلیئے بو یا ہے چمن مین
جون سرو بہی مین تو نہ گل کا نہ ثمر کا

ضائع نکر اوقات عبث کسبِ ہنر مین
دشمن ہی فلک قسمتِ اربابِ ہنر کا

کہتے ہین کہ سوزان نے کسی شخص کو دی جان
ہے ہے وہ مذاقِ سخن اوس اہلِ نظر کا

گر بیان رو و قد دلبر کا
چہیڑ قصہ گل و صنوبر کا

کیجیے کیونکہ ترک عشق بتان
لائیے دل کہان سے پتہر کا

ڈر ہے ان کو دکان پر فن سے
یہ کبوتر بنالیتے ہین پر کا

چادرِ ماہتاب کا ہو کفن
کشتہ ہون ایک ماہ پیکر کا

مجہہ سا عالی دماغ یون محتاج
ہو برا چرخ سفلہ پرور کا

سفر اپنا مقام حیرت ہے
نہ نشان راہ کا نہ رہبر کا

فقر مین شوق وصل سیم تنان
شاہ سوزان یہ کام ہے زر کا

ہوگیا شہرہ خدائی مین سخندانی کا
مدح گر جبسے ہوا اک بت لاثانی کا

بات کرتا ہون تو جھڑتی ہین اگر منہ سے پہول
شغل گویا کہ ہے اب مجھکو گل افشانی کا

نامۂ شوق مرا اوسنے کیا ہے واپس
آگیا پیش نوشتہ مری پیشانی کا

غیرت آئینہ ہر صفحہ کاغذ ہو جائے
اگر افسانہ لکھون اپنی مین حیرانی کا

یاد معشوق مین آجاتی ہین لب پر اشعار
ورنہ سوزان ہے کسے شوق غزلخوانی کا

حاشا کہ مجھکو خوف ہو روز حساب کا
یا خواہش ثواب ہو یا ڈر عذاب کا

معنے سے جسکے راز دو عالم ہو منکشف
وہ لفظ ہو نہین قدرت حق کی کتاب کا

کیونکر نظر نہ آئے وہی نور ہر طرف
ہر ذرہ مین ظہور ہے اوس آفتاب کا

گردش مین آسمان تزلزل مین ہے زمین
ادنی سا یہ اثر ہے مری اضطراب کا

کرتے رہے سوال نکیرین گور مین
لیکن یہان دماغ کسے تہا جواب کا

سوزان نہین یہ خم ابرو یہ چشم مست
رکھا ہوا ہے طاق مین ساغر شراب کا

دم ہے سینہ مین دشنۂ قاتل کا
نالۂ دل ہے نالۂ بسمل کا

عشق وہ موج خیز دریا ہے
کہ پتا ہی نہین ہے ساحل کا

کیسی خانہ خرابی اسنے کی
ہائے خانہ خراب اس دل کا

مار ڈالا تری جدائی نے
سنگدل نام ہو گیا سل کا

دل پہ سوز و رہے جان افروز
کشتہ ہون شمع محفل کا

جلکے ہین جن و انس دیوانے
عشق ہے اوس کسی شمایل کا

اوس پریوش سے اوڑ کے جا ملئے
یہ تقاضا ہے شوق عاجل کا

عین راحت مین رنج کیا بارے
حیرت افزا ہے گریہ واصل کا

سہل ہے ترک ہر گناہ مگر
چارہ کیا میل طبع مائل کا

آگے سرو روان کے لئے قمری
ذکر کیا سرو پای در گل کا

تم ہو پابند عقل سوزان اور
چرخ دشمن ہے بخت عاقل کا

نہ خار ہے نہ گل تر نہ باغبان اپنا
اب اس چمن سے اوٹھاتے ہین آشیان اپنا

نہ جانے پاتے تھے جس شخص کے کبھی در تک
خدا کی شان ہوا ہے وہ میہمان اپنا

تلاش کرتے ہوئے ہو گئے پچاس برس
بغل مین اپنے ہے حالانکہ دلستان اپنا

یہ ناتوان ہین کہ عنقا کی طرح دیکھئے گر
سوائے نام جہان مین نہین نشان اپنا

کہا جو مینے کہ وصف کمر مین شعر پڑہون
بگڑ کے کہنے لگے کام کر میان اپنا

غم زمانہ سے بوڑھے ہوئے تو ہونے دو
کہ دل تو فضل الٰہی سے ہے جوان اپنا

جگر ہو جان ہو دل ہو کوئی ہو القصہ
یہ کہنے کے لئے سب اپنے ہین کہان اپنا

کہین تو کس سے کہین آہ درد دل سوزان
نہ کوئی ہمسخن اپنا نہ ہمزبان اپنا

مین کہان بزم گہہ یار سے ٹل جاؤنگا
شمع سوزانکی طرح سے وہین جل جاؤنگا

ہو سو ہو کر نیکو وہان رو بدل جاؤنگا
آج مین مستعد جنگ و جدل جاؤنگا

لطف اوسکا یہی کہتا ہے کہ طوطی کیطرح
لحظہ کے لحظہ مین مین آنکھہ بدل جاؤنگا

قاصد اشک کے دل ساتھ ہوا یہہ کہکر
کوئی کاغذ ہون کہ مین پانیمین گل جاؤنگا

گرم ہوتا ہے اگر مجھپہ تو ہونے دو اوسے
موم تو کچھہ نہین ہون مین کہ پگھل جاؤنگا

سنکے در پر میرے آنیکی خبر کہنے لگا
گر وہ آئیگا تو مین گھر سے نکل جاؤنگا

پانو رکھنی کا نہین کرتی مجھی لاکھہ کہے
در پہ اوس شوخ کے مین سر ہی کی بل جاؤنگا

راہ مین مجھکو پڑا دیکھکے کہہ جاتا ہے
سر اگر تونی اوٹھایا تو کچل جاؤنگا

دیکھنا تو وہ بارود ہون اے آتش خو
اسقدر تیز نہو مجھپہ کہ جل جاؤنگا

یہی کیفیت اگر شوق شہادت کی رہی
بیخودانہ تہ شمشیر اجل جاؤنگا

حسن صورت پہ ہین حوران بہشتی مغرور
اوسکی تصویر لیئے زیر بغل جاؤنگا

کوئی سمجھا نہ میری طرز بیان کو سوزان
مرقد میر پہ لیکے غزل جاؤنگا

شیطان نی کہا کہ وہ بھی اک زمانہ تھا
اک ہم ہی ہم تہے اور کوئی دوسرا نہ تھا

سب طائران سدرہ مین تہا خوش زبان مین
عرش خدائے عز و جل آشیانہ تھا

دس بیس تیس سال نہین بات لاکھہ سال
میرا سر نیاز نہ تھا وہ آستانہ تھا

سر مین دوام وصل کا سودا ابھرا ہوا
لب پر نشاط و عیش و خوشی کا ترانہ تھا

آدم بنا تھا خاک سے مین نور پاک سے
مجھہ مین اور اوسمین فرق بہم بکرانہ تھا

سمجھا مین اپنے آپکو یکتاے روزگار | حالانکہ وہ خلیفۂ حق خود یگانہ تھا
تھا لوح مین کہ راندۂ درگاہ ہوئیگا | مجھکو خیال اپنے پہ اثبات کا نہ تھا
جب وقت آگیا جو ارادہ تھا سو کیا | سجدہ نکرنا اپنا بظاہر بہانہ تھا
بس یا تو تھا نشان کیطرح سرفراز مین | یا دم کے دم مین تیرِ بلا کا نشانہ تھا
پی جاتے ہین اب آنکھ مین بھر لا کے اشکِ غم | مقسوم مین ہمارے یہی آب و دانہ تھا
القصہ جو کچھ آنکھ سے دیکھا سو خواب تھا | کانون سے جو کچھ اپنے سُنا تھا فسانہ تھا
سجدہ نکرنے پر جو ہوئے بعض معترض | یہ اعتراض بے سر و پا جاہلانہ تھا
مین چاہون اوسکو اور وہ چاہے رقیب کو | جب عشق تھا تو رشک بھی دلمین کیا تھا

طاعت پہ اعتماد عداوت سے اہی سا تھا
سوزان یہ حرف موعظت ابدوستانہ تھا

سر سے سودائے جستجو نگیا | سینہ سے داغ آرزو نگیا
خُم چڑھاتے تھے یا بغیر ایاغ | ایک قطرہ بھی تا گلو نگیا
ہم گئے اپنے جان سے افسوس | اے غمِ عشق دل سے تو نگیا
کب لبِ یار کے تصور مین | چشم پر آب سے لہو نگیا

آہ بوڑھے بھی ہوگئے سوزان
لیک وہ شورِ ہائے ہو نگیا

پیر مغان سے لڑکے چلا ہون اب میخانہ نہ آونگا | تا درِ کعبہ ہر ایک قدم پر سجدے کرتا جاونگا

میخانہ ہے جہان جہان ہان جا کے خلاف پیر مغان
مجلس وعظ جماؤنگا میخوارونکو سمجھاؤن گا

جیسے غرق شراب ہمیشہ رہتا تہا میخانہ مین
کعبہ مین آب زمزم سے اب سو بار نہاؤن گا

بہت رہا سر پای خم پر آیندہ انشاء اللہ
خانہ کعبہ مین جا کر ہرگز سجدہ سے سر نہ اوٹھاؤنگا

کیسا جام شراب لعل اور کیسے کباب گرما گرم
خون دل غمدیدہ ہوئیگا لخت جگر مین کہاؤنگا

رند عالم سوز ہون سوزان جس دن آیا خیال مجھے
دیر و کنشت و کلیسا اگر جا سب کو آگ لگاؤن گا

دیکھیے جور و جفا ہوئی ادہر سے کیا کیا
اور مدارات و وفا ہوئی ادہر سے کیا کیا

ہان کہنا نہین کہتا ہون کہ مہتابی پہ
رات باتین ہوئین ایک رشک قمر سے کیا کیا

نہوئی پر نہوئی کشت تمنا سرسبز
بادل آنسو کے میری آنکھ سے برسے کیا کیا

دیکھتے دیکھتے ان آنکھون کے آگے ہے ہے
غایب انسان ہوئے اپنی نظر سے کیا کیا

تیر تلوار کمان نیزہ تپنچہ خنجر
لائے قاتل کیلئے تحفے سفر سے کیا کیا

نیم بسمل مجھے جب کر کے چلا تو ہمنے
کی ہے فریاد لب زخم جگر سے کیا کیا

رکھتے شوق ہنر کیا نہین سوزان معلوم
کہ کیا چرخ نے ارباب ہنر سے کیا کیا

جور چرخ پیر سے روتا ہے کیا
غافل اس بیچارہ سے ہوتا ہے کیا

صبحدم ہے قافلہ تیار ہے
کہول آنکھین بیخبر سوتا ہے کیا

سجدہ گاہ نامرادی ہے یہ دل
اس مین تخم آرزو بوتا ہے کیا

دہو سکے تو اپنے دلکا داغ دہو
شیخ منہ کو ہر گہڑی دہوتا ہے کیا

حاصل عمر دوروزہ ہے یہہ دم
اسکو سوزان رائگان کہوتا ہے کیا

وصف تنگے دہان کرتا ہے کیا
سرّ پنہان کا بیان کرتا ہے کیا

مہ جبین کیا کیا ملائے خاک مین
کیا جبر ہے آسمان کرتا ہے کیا

خانۂ ویران دل آباد کر
قصد تعمیر مکان کرتا ہے کیا

آنکہہ سے آنسو پلک پر جا چڑہا
دیکہو لڑکا شوخیان کرتا ہے کیا

کہینچکر کیون مجہکو لیجاتا نہین
جذب عشق دلستان کرتا ہے کیا

عشقبازی نام جانبازی ہے دل
عشق مین پروائے جان کرتا ہے کیا

اب کوئی دم مین گلا ہے اور چہری
ہمقفس آہ وفغان کرتا ہے کیا

جائے رہنے کے نہین ہے یہہ جہان
رہنے کا سامان یہان کرتا ہے کیا

اس سے تو اے عشق ظالم مار ڈال
مجہکو رسوائے جہان کرتا ہے کیا

ہستی اشیا نہین کچہہ غیر وہم
دل مین غافل تو گمان کرتا ہے کیا

بعد مرگ اب کام کیا ہے نام سے
قبر کا سوزان نشان کرتا ہے کیا

ولہ

عاشقون پر یہہ جفا کرتا ہے کیا
دیکہہ ارے او بیوفا کرتا ہے کیا

اے فلک کر ڈال سرتن سے جدا
مجہکو دلبر سے جدا کرتا ہے کیا

زاہد اعمال ریائی ترک کر
حق سے خوش طبعی کیا کرتا ہی کیا

زخم پر میرے چھڑکتا ہے نمک
اور وہ دکھ کے دوا کرتا ہی کیا

درد دل حق سی طلب کر بیوقوف
عیش دنیا کی دعا کرتا ہی کیا

دیکھ لون اوسکو دم آخر ہے آہ
ٹھہر جا پیک قضا کرتا ہی کیا

کعبے چل سوزاں خدا کے واسطے
ہند مین مرد خدا کرتا ہی کیا

ہوا لبریز ساقی جام میری زندگانی کا
پیاسا ہوں پیالہ لا شراب ارغوانی کا

یہان تنگ آرہی ہی جان عمر چند روزہ سے
دیا باغ الخضر کسکو ہے حیات جاودانی کا

مجھے دونون جہان سی کھو دیا یا رب برا ہووے
محبت کا مروت کا وفا کا مہربانی کا

نہ کچھ آغاز اوسکا ہے نہ کچھ انجام اوسکا ہے
نمونہ ہے وہ میری بیسر و پا کہانی کا

جہان کوئی جوان دیکھا وہین سر ہو گئی اوسکے
بڑھاپے مین اوٹھایا لطف ہمنے نوجوانی کا

اگر لکھ بھیجتا تو کچھ یقین آتا ہے اے قاصد
یقین کسکو ہی اوس نخ خط کے پیغام زبانی کا

وہ آیا قبر تک روتا ہوا ہمرہ جنازہ کے
کیا حق آج ادا اوسنے ہماری جانفشانی کا

یقین ہی مجھکو کاغذ مین اوسید ہم آگ لگجائی
اگر افسانہ اے سوزاں لکھوں سوز نہانی کا

کیون تونی وہان سے ایدل مضطر اوٹھا لیا
بیٹھے بٹھائے کو مجھے کافر اوٹھا لیا

شوق سیہ بختی آہ میرے دلمین رہگیا
صیاد تونے دام ستمگر اوٹھا لیا

مین رند کم نصیب گیا بزم مے مین لیک
ساقی نے جبکہ شیشہ و ساغر اوٹھا لیا

دیکھا جو مجھکو شوق شہادت مین بیقرار
کافر نے رکھکے حلق پہ خنجر اوٹھا لیا

جس وقت دلمین زور کیا درد عشق نے
فرہاد نے پہاڑ کو سر پر اوٹھا لیا

کنکر کہ پتھر اوسکے گلے مین جو کچھ ملا
مینے تبرک اوسکو سمجھکر اوٹھا لیا

یکسان ہے سجدہ کے لیئے کیا کعبہ کیا کنشت
جب آستان یار ہی سے سر اوٹھا لیا

گاو زمین ہی سامنے جسوقت سر جھکا
جا پہنچے عرش پر جو سر اوپر اوٹھا لیا

اس نازکی پہ حضرت انسان یہ آپنے
دونو جہان کے بوجھہ کو کیونکر اوٹھا لیا

سوزان ہے اشتیاق مجھے اوس جہان کا
مینے دل اس جہان سے یکسر اوٹھا لیا

زلف سنبل کیا چمن مین دیکھہ آئے عندلیب
جان پر اپنے بلائے تازہ لائے عندلیب

یہ گل خندان تیری آگی ہے سچ سچ بولیو
کس سے انداز فغان تو نے اوڑائے عندلیب

قیمت یوسف کوئی پوچھے دل یعقوب سے
جانتا ہے کون قدر گل سوائے عندلیب

اوس گل بیخار کا کیا ذکر غنچہ اپنی سنبھال
مجھکو کہہ لے تیرے دلمین جو کچھ آئے عندلیب

تو گلستان مین جو سرگرم حکایت ہو کبھی
درس عشق نسخۂ گل بھول جائے عندلیب

آنکھہ پوچھہ اب دلکو بہلا اپنے جا اوڑ جائے کہین
یاد گل مین بس بہت آنسو بہائے عندلیب

قال اخوان الصفا ہے حال ارباب وفا
سن لب جو سے چمن مین ماجرائے عندلیب

لگ رہے ہین کان ہر گل کے سری آوازہ پر
باغ مین اب کون سنتا ہی نوائے عندلیب

خندۂ گل کی صدا سے بیدماغی ہے یہان
کسکوا ے سوزان دماغ نغمہاے عندلیب

ہو گئی رات مجھے دولتِ بیدار نصیب
یعنے اوس بُت کا ہوا خواب مین دیدار نصیب

کم نصیب ایسے ہین ہم باغ جہان مین گل کیا
کہ غنیمت ہے اگر ہو خلشِ خار نصیب

ہین وہ بازار جہان مین ہون متاع کاسد
نہوا جسکو کبہی کوئی خریدار نصیب

زر تو کیا تہہ لگے حالتِ بیماری مین
مرتے مرجائین نہو شربتِ دینار نصیب

ہم ہین اور حلقۂ زُہّادِ تنگ ظرف یہان
اب کہان صحبتِ رندانِ قدح خوار نصیب

دام مین پہنسکے رہائی کیلئے کوشش کی
اور اب کیا کرین ہم مرغ گرفتار نصیب

سر قدم پر سے اوٹہاؤنگا نہ بے جان دئے
کرے اللہ قدمبوسیِ دلدار نصیب

چاک سینے سے نکلنا تجھے اے دل روزی
زخم شمشیر تجھے اے بدنِ زار نصیب

بہول توڑا چمنِ حسن سے مینے سوزان
یعنے آج اوس کا ہوا بوسۂ رخسار نصیب

ردیف تار فوقانی

کیا ہے نورانی ہے اوس شکلِ قمر کی صورت
آگیا چاند مگر بنکے بشر کی صورت

علم و حکمت وہ ہے آئینۂ روشن جس مین
نظر آتی ہے ہر اک عیب و ہنر کی صورت

دیکہتے رہتے ہین دروازہ کو ہم چار پہر
رات بہر آنکہین کہلی رہتی ہین در کی صورت

دشتِ غربت مین ہون اور یادِ وطن ہے دل مین
رہتی ہے آٹہ پہر آنکہون مین گہر کی صورت

کس کے دانتوں کے تصور میں رہا ہوں گہر آب
آنسو آنکھوں سے نکلتے ہیں گہر کی صورت

اوسکے کوچہ میں گیا ہے مری اک دوست کے گہر
نکل آئی ہے کچھہ اب اپنی گزر کی صورت

اثر درد نہ پہنچے دل نازک پہ کہیں
تم نہ دیکھا کرو مجھہ خستہ جگر کی صورت

وہ تو ہے طالب زر اور میں ایسا مفلس
کہ کبھی آنکھہ سے دیکھی نہیں زر کی صورت

کیا ہے مجھے نفع ان آنکھوں سے کہ باایں ہمہ قرب
نظر آئی نہیں اوس نور نظر کی صورت

ہو گیا خشک لہو فکر سے پراے سوزان
نظر آتی نہیں اک مصرع تر کی صورت

آزاد ہوں مجھکو ہے مساوات
کعبہ اور دیر اور خرابات

اوس کوچہ میں سر کے بل چلونگا
پانو اور وہ جائے پاک ہیہات

اک عشق ہے سو ہوس وگرنہ
میں اور اوس شوخ سے ملاقات

بد کو ہے بد اور نیک کو نیک
یہہ جائے ہے خانہ مکافات

شام آئی تھی وہ کہ ہوگئی صبح
معلوم نہیں کدہر گئی رات

اللہ ترا کلام شیریں
گویا کہ نبات ہے ہر اک بات

میں غمزدہ اور تری خوشامد
تو اور رقیب کی مدارات

ویرانہ دل میں اور یہ گنج
حیران ہوں کہ ہے یہ کیا طلسمات

سوزان کر اب زیارت اپنی
تا چند زیارت مزارات

ردیف ثاء مثلثہ

آتا ہے مجھپہ لیکے وہ تیغ و تبر عبث — باندہی ہی میرے قتل پہ اوسنے کمر عبث

رکہنا ہی تہا اسیر قفس عمر بہر تو پہر — ایچرخ کیون دئی تہی مجہے بال و پر عبث

بے پہونکے میرے سوز جگر رہنے کا نہین — دریا بہا رہی ہے تو اے چشم تر عبث

مفلس ہون مین دہرا ہی میری پاس کیا رکہدون — تم مجہسے رکہتے ہو طمع سیم و زر عبث

سوان مذاق شعر کسیکو یہان نہین — تم میری جان کہاتے ہو خون جگر عبث

ردیف جیم تازی

کیون ہی برنگ غنچہ گل دل گرفتہ آج — ای نوبہار حسن ترا خوش تو ہے مزاج

نقد وفا سے کیسۂ دل ہے بہرا ہوا — پر کیجے کیا نہوئی جو اسکا یہان رواج

جانبر نہونگے اس مرض بد سے ایکے ہم — ایچارہ ساز کسلیئے کرتا ہے تو علاج

ہم بادشاہ کشور سودا ہین اے فلک — زیبا ہے داغ سر پہ ہمارے بجائے تاج

سوان کو دیکہا مست فقیرونکی طرح سے — کاسہ لیئے کہڑے تہے درمیکدہ پہ آج

لڑگیا مجہسے میرا دلدار آج — زندگانی سی ہی دل بیزار آج

اے جنون مین بہی اگر دیوانہ ہون — کوئی دنیا مین نہین ہشیار آج

مولوی تو محفل رندان مین آ — ہم بہی دیکہین جبہ و دستار آج

سو رہا ہے بیخبر تنہا وہ شوخ / ہان مدد اے طالع بیدار آج

کاش مین ہوتا معالج یار کا / کہتے ہین اوسکو کہ ہی بیمار آج

مین جھوڑونگا کبھی جو ہو سو ہو / ورنہ پورا کیجیے اقرار آج

رونق افزادہ گل خندان ہوا / بزنگہہ ہے غیرت گلزار آج

کرر کہا ہے شہر کو گنگا کی نہر / کیا ہے قصد ای چشم دریا بار آج

دیکھتا ہون مین تو اے شوان میرا
کوئی دنیا مین نہین غمخوار آج

رہنے لگا ہے رنج و غم یار بیطرح / دل کو لگا ہے آہ یہ آزار بیطرح

عاشق میری طرح تو نہین ہو گئی کہین / تم عاشقانہ پڑھتے ہو اشعار بیطرح

اے چشم شوق مژدہ کہ جلتی ہے انقاب / روشن ہوئی ہے آتش رخسار بیطرح

واحسرتا کہ یار کے اور اپنے درمیان / حائل ہوا ہے پردۂ پندار بیطرح

کس طور بھیجدے الیے اپنا گلا کہ اب / دلسے زبان پہ آتی ہین اسرار بیطرح

کس سے کہون نہین آہ کدھر جاون کیا کرون / ہے بیقرار آج دل زار بیطرح

گو پیشتر بھی بند محبت مین دل تھا / لیکن ہوا ہی ابکے گرفتار بیطرح

واعظ شراب خانہ سے عزت کو لیکے جا / بھرے ہوئے ہین رند قدح خوار بیطرح

شوان کو جسطرح بنے گھر مین بلاؤ جلد
سرگرم گریہ ہے پس دیوار بیطرح

وہ تو ایسا کبھی نہ تھا گستاخ
اوس کو غیرون نے کر دیا گستاخ

مین نے چھیڑا کے جب کہا اک دن
شوخ بے باک ہو گیا گستاخ

ہنس کے کہنے لگا کہ چپ ہو جا
بد زبان ڈھیٹ بدنگہ گستاخ

اوس کو کہنا ہے کچھ نہ چاہئے تھا
کہنے سے اور ہو گیا گستاخ

سو رہا تھا وہ رشک گل کس نیند
ہے بڑا قاصد صبا گستاخ

کی جو بے اختیار مین نے آہ
آپ کہنے لگے بھلا گستاخ

شب جو مین نے سوال بوسہ کیا
بولے خاموش او گدا گستاخ

اپنے کو جانتے ہین فاعل فعل
لوگ کہتے ہین یا خدا گستاخ

دیکھ کے اون کو ہنس دیا تو کہا ؛
اب تو سوزان ہی ہو چلا گستاخ ؛

ہون شگفتہ رنگ گل روئے محمدؐ
سودا زدہ سنبل گیسوئے محمدؐ

مرتا ہون ذرا میری طرف بھی نظر لطف
صدقے ترے اے نرگس جادوئے محمدؐ

کس لطف سے توڑا ہے در قلعہ خیبر
مولا علی اے قوت بازوئے محمدؐ

مین اور زیارت کے لئے کعبہ کو جاتا
تھا قصد طواف حرم کوئے محمدؐ

زاہد حجر الاسود کعبہ سے نہین کام
ہون عاشق خال تہ ابروئے محمدؐ

رحمت کی نظر کیون نہو سب خلق جہان پر
ہے خوئے خدا زند جہان خوئے محمدؐ

جس طرح دل اہل خدا سوئے خدا ہے
اس طرح سے ہے روئے خدا سوئے محمدؐ

آتی ہے مدینہ سے مگر باد بہاری ‏‏—‏‏ ہر گل سے مجھے آتی ہے خوشبوئے محمدؐ

زہاد جہان بندۂ طوبیٰ جنان ہین
سوزان ہے غلام قد دلجوئے محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

جب نزاکت سے نہ سنبھلا تعویذ ‏‏—‏‏ اوس نے گھبرا کے اوتار تعویذ
کھولتا کیون ہے بندھا رہنے دے ‏‏—‏‏ تیرے بازو پہ ہے زیبا تعویذ
آپ کب تک نہ محبت کرینگے ‏‏—‏‏ کہین سے لاونگا حُب کا تعویذ
مجھکو اوس شوخ نے جو بھیجا خط ‏‏—‏‏ جان کا اوسکو بنایا تعویذ
ہوگیا اور زیادہ دشمن ‏‏—‏‏ پیرجی خوب دیا تھا تعویذ
حضرت خضر اسے دہولاو ‏‏—‏‏ ہوگیا یار کا میلا تعویذ
اوس پری کی ہے طبیعت ناساز ‏‏—‏‏ کاش آتا سب مجھے گنڈا تعویذ
ایک شہ حُسن پہ مین مرتا ہون ‏‏—‏‏ قبر کا ہوئی شہانا تعویذ

یار ہو گرم وفا میری طرح
لکہدو سوزان کوئی ایسا تعویذ

ردیف را مہملہ

وہ میکش ہین بچپن مین مکتب سے ٹلکر ‏‏—‏‏ پہنچتے تھے میخانے گہر سے نکلکر
چلا ہے وہ شوخ مغ اتشکدے سے ‏‏—‏‏ شرر تو ہے دامن پکڑ لے اوچہل کر

یہہ برسات کی رات گیا تھی مبارک ❊ اندھیرے مین اوس پر گرا مین پھسل کر
میرے آشنا اوسکو لینے گئے ہین ❊ تامل ذرا کی ذرا اے اجل کر
ہوا عاشق اوس پر شروع جوانی ❊ پڑا کس مصیبت مین نازونسے پلکر
جہڑا کر جو ہاتھون کو وہ شوخ بہاگا ❊ کہڑا رہ گیا ہاتھ سے ہاتھ ملکر
بہت ہی ثنا خوان ہین حور وکی واعظ ❊ کسی روز دیکھینگے جنت مین چلکر
یہہ کیا چال ہے اے دل خون گرفتہ ❊ رہ عاشقی ہے قدم رکہہ سنبھلکر

۱۰

مضامین عشق ایسے لکھہ گرم سوزان
کہ دیوان بہی خاک ہوجائے جلکر

یہہ نالان جو ہے شاخ گلہائے تر پر ❊ مجھے الفت آتی ہے اس جانور پر
قدم اوسنے رکہا ہی تہا آکے در پر ❊ کہ شادی برسنے لگی سارے گھر پر
مجھے حیرت آتی ہے شمع سحر پر ❊ کہ ہنستی ہے اور مستعد ہے سفر پر
خدا جس کو چاہے غم عشق بخشے ❊ یہ دولت نہین منحصر زور وزر پر
ملا تہا مجھے مولوی راستہ مین ❊ کتابین بہی تہین کچھہ لدین ایکخر پر
مجھے خاک سر پر اوڑاتے جو دیکھا ❊ بگولا اوڑانے لگا خاک سر پر
پہڑکتا ہون کب سے پڑا مین قفس مین ❊ بس اب رحم صیاد اس مشت پر پر
ہوئی جاتی ہے خیرہ اوس مہ کے آگے ❊ مجھے غصہ آتا ہے اپنی نظر پر
گیا ہے وہ بت سنکے آواز اس کی ❊ خدا کا غضب لائے مرغ سحر پر

شرارت اوسی کی نہ تھی آج سوزان
ہماری طبیعت ہی تھی شور و شر پر

نکلا تہا زبان سے میری بجا ابہی کچھہ اور
جادو مری منہہ سے سنیگا ابہی کچھہ اور

اے ساقی گلفام پلایا تو مجھے جام
مین رندی آشام ہون پیاسا ابہی کچھہ اور

اس ملنے سے ہوتا ہے کہین خوش دل محزون
لینا ہے غم ہجر کا بدلا ابہی کچھہ اور

مدت ہوئی قاصد سے یہی کہتے کہ رہ جا
باقی ہے خط شوق مین لکہنا ابہی کچھہ اور

توبہ کا ارادہ تو ہمارا بہی ہے ای شیخ
لیکن ذرا آجائے بڑہاپا ابہی کچھہ اور

کیا کیجیے نظر زلف و رخ حور پہ رضوان
باقی ہے سر رفتہ مین سودا ابہی کچھہ اور

برائے تمنائے ملاقات تو لیکن
باقی ہے میری دل مین تمنا ابہی کچھہ اور

درزی بچہ سے کر رہے ہین شیخ جی وہ بات
جانے دو ذرا سوئی مین تاگا ابہی کچھہ اور

کچھہ کہیے تو کہتا ہے وہ بنگالی کا لونڈا
جا ہمسے شنیگا نہین شالا ابہی کچھہ اور

ہر لحظہ ترقی پہ ہے بیماریٔ سوزان
احوال طبیعت ابہی کچھہ تہا ابہی کچھہ اور

ردیف زای معجمہ

نہ دل آتا ہے جستجو سے باز
نہ موافق ہے طالع ناساز

محو ذوق سماع ہون ابتک
یا الٰہی یہ کس کی تہی آواز

حرکات جنون ہین اور مجنون
طنز ہے اور لیلی طناز

گر مسیحا ہے وہ تو مین مردہ — گر ستمگر ہے وہ تو مین جانباز
غمزہ اوس کا ہے سر بسر جادو — سخن اوسکا ہے سر بسر اعجاز
اُف رے بُت تیری نازکی و ادا — واہ رے نازنین ترا انداز
طائر روح کو کرون قربان — اگر لگائے وہ ترک تیر انداز
وہ ہے اور آگ کی طرح گرمی — مین ہون اور مثل شمع سوز و گداز

گلشن دہر سے چلا سوزان
ہائے وہ رشک بلبل شیراز

ردیف سین مہملہ

چمن مین زاغ و زغن عندلیب اسیر قفس — یہ ظلم و جور بس اے آسمان ظالم بس
تو اے سپہر آتا ہے مجھکو کیون بن بن — نہ نالہ دل مجنون ہو نہ بانگ جرس
جو ہوشیار ہو دیکھے وہ کام کی پہلو — جو مست ہو اسے کیا ہو خیال پیش و پس
بنا کلال مری خاک سے پیالہ مَی — کہ مر گیا نگئی میرے جیسے مَی کی ہوس
حریف بلبل خوش لہجہ ہو نہین سکتا — اگرچہ باغ مین کوا ہے ہزار برس

جناب عشق مین کیا دخل عقل اے سوزان
کہ وہ تو آتش سوزندہ ہے یہ خار و خس

لیجاو مجھکو اوسی دلبر خونخوار کے پاس — یار عیار دل آزار ستمگار کے پاس
دل دکھاتا ہے تو اوسمین ہی مزہ آتا ہے — مین تو جاتا ہون اوسی شوخ دل آزار کے پاس

پاس اوسکے بیٹھنے دیتا نہین پھر مغان	قطعہ	بیٹھہ جاتا ہے کوئی مست جو ہوشیار کے پاس
زخم دیرینۂ دل تازہ نکر تو صیاد		برگ گل ڈال نہ مجہہ مرغ گرفتار کے پاس
ای صبا دیجیو یہ میریطرف سے پیغام		دل میرا تجہکو ملے گر کہین دلدار کے پاس
مین غم ہجر مین یہان خون جگر کہاتا ہون		تو شب و روز اوڑاتا ہے مزے یار کے پاس
دیکہنا تو بہی کہ کیسی تری لیتا ہون خبر		کبہی تو آئیگا مجہہ غمزدہ زار کے پاس
میل معشوق بہی عاشق کی طرف ذاتی ہے		اوڑکی جاتی ہے متاع اپنی خریدار کے پاس

جان دیتا ہون مین اوس گل کی ہنسی پر زاسون
قبر ہو میری کہین قہقہہ دیوار کے پاس

ردیف شین معجمہ

جسدم ہجوم یاس سے آتا ہے دلمین جوش		دیتا ہے آکے مژدۂ رحمت مجہے سروش
آتا ہے دل سے پر حقیقت زبان پر		پر آہ کیا کرون کہ نہین گوش حق نیوش
ساقی بلا حساب پلا ساغر شراب		یہان کون اب حساب کرے اور کسکو ہوش
دیکہون تجہے کہ بات تری منہ سے کچہہ سنون		ایسی بہلا کہان ہین مرے بخت چشم و گوش

قید خرد سے مجہکو چھڑایا پلا کے مے
سوزان نہ بہولون گا کبہی احسان میفروش

ردیف صاد مہملہ

تونے زاہد جسے سمجہا اخلاص		غور کر ہے وہ ریا یا اخلاص

بزم رندان مین نہ آیا گر شیخ
چل نکالا ہے کہان کا اخلاص

دیکھئے مخلصِ من آخر کار
کیا دکہاے یہہ تمہارا اخلاص

سیر کی ملکِ جہان کی تا قاف
اس زمانہ مین ہے عنقا اخلاص

صدقۂ اخلاص محمدؐ کے خدا
اپنے سوزان کو ذرا سا اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

وہ نہین ہے تو نہ اسکن سے غرض
نہ مجھے پردہ نہ چلمن سے غرض

علم و حکمت سے ہے آراستہ دل
کیا ہے آراستگی تن سے غرض

مجھکو کافی ہے ہواے در دوست
آبجو سے ہے نہ گلشن سے غرض

مسی مالیدہ وہ لب کافی ہین
کیا مجھے غنچۂ سوسن سے غرض

عشق ترسا بچہ کا خانہ خراب
کیا پڑی تہی مجھے لندن سے غرض

ناصح ایسی ہی مصیبت ہے پڑی
ورنہ کیا تہی مجھے شیون سے غرض

آپ کیون پوچھتے ہین مجھسے آج
آپ کو کیا میرے مسکن سے غرض

ہر جگہہ ہے متجلی وہ ذات
کیا مجھے وادی ایمن سے غرض

مہر و کینہ سے ہون سوزان آزاد
دوست سے کام نہ دشمن سے غرض

دیوانہ ہون مین کیا مجھے گھربار سے غرض
انسان و شہر و کوچہ و بازار سے غرض

مستِ مئ الست ہون نہین مجھکو تا ابد
نے خمر سے غرض ہے نہ خمار سے غرض

دیتی رہی ہے قحبۂ دنیا یہ خلق چلن
رکھی نہین تو ہمنے ہی مردار سے غرض

رضوان نہین ہے شوق بہشت اپنا کام گر
عاشق ہون صرف مجھکو ہے دیدار سے غرض

تو سیر کرکے جلدی برنگِ ہوا شتاب
کچھہ اس چمن کی رکھہ نہ گل و خار سے غرض

دیکھین تو اوسکو جائین تو اوسکی گلین ہم
نے گل سے مدعا ہے نہ گلزار سے غرض

سوزان بری مین ہین نہ بھلی مین کسیکی ہم
اغیار سے غرض ہے نہ کچھہ یار سے غرض

ردیف طاء مہملہ

لطف ہے جون ہی ادہر سے جائے خط
پیک یار آجائے اور لے آئے خط

ناتوان ہون مین لفافہ مین ہون بند
گر مجھے لیجائے قاصد جائے خط

ایک کا بہیجا کبھی سے تمنے جواب
سیکڑون یہان سے تمہین بہیجوائے خط

جس نے دیکھا آپ کے خط کو کہا
ہائے الفاظ و معانی ہائے خط

تم تو دیوانے ہو سوزان لکھتے ہو
اوس پری رو کو نہین پروائے خط

ردیف ظاء معجمہ

بس نہ باتین بہت بنا واعظ
کہہ دیا تجھکو یہان سے جا واعظ

وہ حدیث شباب ہی ہے یاد
ہان ذرا آنکھہ تو ملا واعظ

یا تو لاتا ہون مین شراب اور یا
تو شراب طہور لا واعظ

بزم ترکان مست مین لائی
تجھکو شاید تری قضا واعظ

توڑ ڈالی شراب کی بوتل
یہ غضب تونے کیا کیا واعظ

اک دن ایک مست کو ستایا تھا
جب سے کچھ ہو گیا سڑا واعظ

دل کو کھایا یا غم جدائی نے
مغز کو میرے کھا گیا واعظ

کوئے جانان سے عشق رکھتا ہون
ذکر جنت سب مجھے سنا واعظ

می پرستی لکھی تھی قسمت مین
اس مین کیا ہے مری خطا واعظ

میکدے سے وہ آتے ہین سوزان
دفتر وعظ کو اوٹھا واعظ

ردیف عین مہملہ

دیر وکعبہ کیا جہان تری خبر پاتی ہے شمع
صورت پروانہ اوڑ کر شتابکو وہان جاتی ہے شمع

یون نظر آتا ہے پردہ مین تعین کے وہ نور
پردۂ فانوس مین جیسے نظر آتی ہے شمع

رات کو رہتی ہے جبتک بزم مین سو بیحجاب
کس قدر اپنی رخ روشن پہ اتراتی ہے شمع

گر نہین غم دوری پروانہ جانسوز کا
رات بھر فانوس سے کیون سر کو ٹکراتی ہے شمع

برقع فانوس اوڑھا دیکھکر پروانہ کو
کچھ تو ہے سوزان کہ اتنا اس سے شرماتی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

قطعہ

ای دل بہار آگئی بدلا ہے رنگ باغ
آواز بلبل آنے لگی جائے بانگ زاغ

گلشن ہوا ہے غیرتِ عشرت سرای جم
گل جلوہ گر ہین چار طرف صورتِ چراغ

دامانِ دشت و کوہ بھرا لالہ سے غش
وہ وقت ہے کہ بھرے مَی لعل سے ایاغ

اور اپنے ساتھ لیکے کسی گلعذار کو
جلدی سے بچئے برنگ ہوا سوے باغ و راغ

مانند لالہ گرچہ ہے ظاہر مین رنگ سرخ
پر سوز غم سے رکھتے ہین پوشیدہ دل مین داغ

بیمِ فراق سے کبھی روتا ہون زار زار
ذوقِ وصال مین کبھی ہوتا ہون باغ باغ

گر جان جائے راہ طلب مین تو جائے پر
ای کاش کچھ لگے رہ مقصود کا سراغ

سوزان امیر ہو تو میری جان کیا کرے
یہ فقر و فاقہ اور تیرا یہ دل و دماغ

ردیف فائے

جا جا کے روز کوئی دلارام کی طرف
رو رو کے دیکھتا ہون در و بام کی طرف

تھا بسکہ دل مین شوق اسیری بھرا ہوا
مین آنکھ بند کرکے گرا دام کی طرف

اس بزمِ مَی مین کبھی ہے خالی دھرا ہوا
کوئی بھی دیکھتا ہے مرے جام کی طرف

یادش بخیر جب سے گیا ہے وہ کامِ جان
دل ہی نہین رجوع کسی کام کی طرف

سوزان ارادہ روس سے ہے اب جہاد کا
جاتا ہون روم لشکر اسلام کی طرف

ردیف قاف

کیا بیان کیجئے کہ کیا ہے عشق
رہنمائے رہ خدا ہے عشق

بو علی نے شفا مین لکہا ہے
کہ مرض ہے خود شفا ہے عشق

کلک قدرت نے اے نصیحتگر
میری تقدیر مین لکہا ہے عشق

جب سے ناصح نے کچھہ نصیحت کی
دل مین او سوقت سے سوا ہے عشق

کون ہے جو ہے عشق سے خالی
سارے عالم مین بہر رہا ہے عشق

کبہی ہوتا نہین ہے دل ہشیار
یا الٰہی کوئی نشا ہے عشق

دم مین کرتا ہے قلب ماہیت
حق مین انسان کے کیمیا ہے عشق

حق سے ہمکو ملا دیا سوزان
یارا اپنا تو رہنما ہے عشق

رکہتا ہون دل کے شوق مین جان دہن سے شوق
ورنہ نہ شوق جان سے ہے کچہہ نہ تن سے شوق

ای عندلیب نوحہ گر آ ملکے روئین ہم
تجہکو ہے گل سے شوق مجہے گلبدن سے شوق

دیکہین تجہ او سکو جائین تو اوس کے گلی مین ہم
نے دید گل سے شوق نہ سیر چمن سے شوق

کیون دینگے دل کسی بت وحشی مزاجکو
ایسا ہے ہویگا تو کرینگے ہرن سے شوق

چہوڑینگے الفت خط سبز شکر لبان
اب ہم کرینگے طوطی شکر شکن سے شوق

سوزان سناؤ ہمکو کچہہ اشعار طبع زاد
سنتے مین ہم کہ تمکو ہے شعر و سخن سے شوق

ردیف کاف

بے طاقتی سے پہنچا احوال اب یہان تک ... آتی ہے بات دل سے اک عمر مین زبان تک

اس دشت پر خطر سے یہ مشت خاک اپنی ... لیجائے باد صرصر شاید کہ کاروان تک

تا شاخ گل تو آئی یہہ عندلیب بے پر ... اب یہان سے اسکو جانا مشکل ہے آشیان تک

یہہ رنج دوری گل اور یہ غم اسیری ... اب ہمصفیر جانا معلوم گلستان تک

کس کے لئے نہایا ہے خون مین گل تر ... کس کے شہید غم ہین لالہ سے ارغوان تک

ہو کر ہوا رقیب پر فن مجہے اڑا دے ... گر خاک ہو کے پہنچون بالفرض اوس آستان تک

حاصل فروتنی سے کی مین نے سر بلندی ... فی الجملہ خاک ہو کر پہنچا ہون آسمان تک

پروائے زر نہین ہے اوس سیمتن کو ورنہ ... مین کیا کہ اہل دل سب حاضر ہون لیکے جان تک

سوزان طریق صلح کل اختیار کیجے
اہل جہان سے حضرت جنگ و جدل کہان تک

ردیف کاف فارسی

ساقی قدح شراب گلرنگ ... مطرب نغمات دلکش آہنگ

حاصل کعبہ کے جانے سے کیا ... رنج سفر ہزار فرسنگ

بتخانہ مین کیا دہرا ہے پہر ... بیفائدہ ہے پرستش سنگ

اوسکی ہے کچہہ طلب تو کیجے ... ویرانی خانۂ دل تنگ

وہ عاشق رند ہون کہ جس کو ... ہے عار سے عار ننگ سے ننگ

کیا کام اوسے آشتی سے جس کو ... ہے جنگ سے صلح صلح سے جنگ

مین کیا ہون کہ آئینہ جو دیکہا
گرچہ یوسف گران بہا تہا

وہ سنگدل آپ رہ گیا دنگ
لیکن اوس بت کے آگے پاسنگ

سوزان دیکہے مگر وہ خود بین
آئینۂ دل سے دور کر زنگ

ردیف لام

نہ وہ یہان ہین اکت سے آنیکے قابل
نہ ہم ضعف سے اوٹہکے جانیکے قابل

نہ وہ وقت ہے اور نہ وہ دل کہ دین کیا
ہوئے گرچہ ہم دل لگانیکے قابل

کہون نزع مین قصۂ دردِ دل کیا
نہین ضعف سے لب ہلانیکے قابل

کفن سے منہ اپنا چہپا کر چلے ہین
نہین ہم رہے منہ دکہانیکے قابل

اسی سے ہے نیرنگ رنج دو عالم
یہہ ہے نقشِ ہستی مٹانیکے قابل

فلک خاک مین کیون نہ مجہکو ملاتا
کہ تہا خاک ہی مین ملانیکے قابل

مجہے پہلے کیون ذوقِ عشرت چکہایا
جو مین تہا غم و غصہ کہانیکے قابل

مجہے کس لئے یہہ زمانہ دکہایا
فلک مین تہا اس زمانیکے قابل

لگاتا نہ منہ زالِ دنیا کو سوزان
یہہ عجب نہین منہ لگانیکے قابل

نہ ہم بزمِ جانان مین جانیکے قابل
صنم اے میری جان قدرت خدا کی

نہ اپنا گہر اوسکے بلانیکے قابل
کہ تم بہی ہوئے دل لگانیکے قابل

دیا مین نے دل ایک پردہ نشین کو — میرا حال دل ہے چھپانیکے قابل
گر اے قصہ خوان تو سنائے کسیکو — تو میرا ہے قصہ سنانیکے قابل
قدم تو قدم ہے مین آنکھونسے آتا — جو ہوتا تیرے در پہ آنیکے قابل
مجھے دام مین لاکے صیاد بولا — نہین یہہ اسیر آب و دانیکے قابل
جو غم دلکو پنہان ہے اور احوال جان ہے — زبان پر کہان ہے وہ لانیکے قابل
فلک رحم کر بس کہ بیطاقتی سے — نہین ہے دل اب رنج اوٹھانیکے قابل

ہوا گانے کا شوق اوسے جب سے سوزان
مین اشعار کہتا ہون گانیکے قابل

اے دل ستم و جفا کے قابل — تو ہے اوسی بیوفا کے قابل
لاے گل کہین گے کبھی زبانی — پیغام نہین صبا کے قابل
صد حیف ہے حسن قابلیت — جب سے ہوئے پڑہ پڑہانے کے قابل
وہ آیت رحمت خدا ہے — عشق اہل خدا کے قابل
پروردہ ناز ہون نہین مین — چرخ اس غم جانگزا کے قابل

سوزان ہے علاج عشق ناحق
یہہ درد نہین دوا کے قابل

ردیف میم

چمن مین آج ٹہلتے ٹہلتے پہنچے ہم — کہ ہوئے وحشت دل دید گل سے شاید کم

وہ دید گل وہ خیال بہار عمر رواں — برنگ کاکل سنبل ہوا جو دل برہم
سحاب دیدۂ تر اسطرح برسنے لگا — گھٹا برستی ہے ساون کی جسطرح جھم جھم
یہہ حال تھا کہ لب غنچہ سے صدا آئی — کہ اے بہار گلستان عالم و آدم
تو اسطرح سے نگر زینہار دل بہاری — کہ دل سرائے ہے اور میہمان شادی و غم
یہہ سنکے مینے کہا سچ ہے لیک کیا کیجے — کہ ایک جان ہے اور سو ہزار رنج و الم
کہا وزیر شہ ملک سے کہہ اپنا حال — کہ وہ ہے بادشہ کشور سخا و کرم
یہہ سنکے چند قدم اوس طرف چلا ہونگا — کہ اونکے بہائی ملے ساہ مین سیہ بخت دژم
عجیب حال کچھہ اونکا مجھے نظر آیا — لبوں مین آب حیات اور دلکے اندر سم
اور ایسی سمجھی ہوئی کچھہ دور عالم تک — موافق الٹی رہیگا اسیطرح عالم
اسیطرح سے ہمیشہ رہیگی دولت عمر — اسیطرح سے ہمیشہ رہیگا جاہ و حشم
خبر بہی ہے تجھے او مست بادۂ غفلت — کدہر وہ جام گیا اور کسطرف ہے جم
کہان گیا ہے وہ اقبال و جاہ کیخسرو — کدہر گئی ہے وہ زور آزمائی رستم
کہان جناب سلیمان کدہر گئی بلقیس — کہان وہ تخت ہے وان ہے کہان وہ خاتم
کیا ہے غیرت ابقائے حق نے سکو فنا — جو اور رہگئی جاتا ہے ان پہ کوئی دم
کہا ہے خوب کسی مرد حق نے القصہ — عروس نشست پہ ناحق ہے معجر معلم
نہین ہے قدر و محاسن پہ مردمی موقوف — وگرنہ نیزہ پہ بہی ہے بندہا ہوا پرچم
بیان کرتے تہے کیا اور کیا لگے کہنے — الہی توبہ پریشان بیان ہین کتنے ہم

جو اونکے ملنے نے اوسوقت ایسہ ظلم کیا
وہ سنگ سخت بہی آئینہ پر کرے نہ ستم

پہر آگے دکہ لگے بہت گرچہ جیتے جو رہے تہے
کہ آگے چل تو اوٹہایا مگر نہ اوسنے قدم

غرض ہلاک نہین آیا ولیک یہ حسرت
کہ دیر مین بہی میسر ہوا نہ دید صنم

یہہ حال دیکہکے طبع رسا نے مجہسے کہا
کہ اے سخنور یکتا باتفاق اُمم

تو اور یہ رنجش و اندوہ و اضطراب و قلق
تو اور یہ حسرت و ارمان و غصہ و غم و ہم

وزیر شاہ کو جا کر دکہا یہ زخم جگر
عجب نہین جو لگائے کچہہ اس پہ وہ مرہم

یہہ سنکے حضرت سوزاں پہر آئے ہین لیکن
سخن مین چہپکے نے راہ پائی ہے قلم

غم عشق اے دشمن ننگ و نام
کہان تک رہینگے خیالات خام

کہان تک یہ وحشت زدہ نامراد
تڑپتا رہے مثل آہوے دام

کہان تک دل آرزومند کو
دیا کیجئے وعدہ صبح و شام

کہان تک جگر خون ہو درد کرون
کہان تک کہون دلکو مین تہام تہام

کچہہ سہا کر اب تو کہ خواجہ کے پاس
مدینہ مین ہو جائے حاضر غلام

اور اوس روضہ پاک کے سامنے
ادب سے کہڑا ہون بعجز تمام

کہون عالم شوقمین رو کے مین
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

بشر کو زیارت ہے گو یہان محال
کہ ہر دم ملائک کا ہے اژدہام

مشرف زیارت سے کیجے مجہے
کبہی تو ہون دنیا مین مین شادکام

بہت حسرت ہمکلامی ہے اب	ذرا مجھسے بہی کیجے کچہہ کلام
بہت خاک و خون مین بہرا لوٹتا	میرے زخمِ دل کو ہو آج التیام
تری روضہ کو مینے دیکہا لبس اب	نہ دنیا سے مطلب نہ عقبی سے کام

مدینہ سے سوا ان ہنین جانے کا
بہت پہر لیا ہند و چین روم و شام

ردیف نون

تو ہے دنیا مین حسین ہے کہ جفا کار ہنین	نہین معشوق تو کوئی بہی وفادار ہنین
قدر یہ ہستی قیمت سے ہوئی کم کہ میرا	جنسِ کاسد کی طرح کوئی خریدار ہنین
ہائے بن جان دی ہمسے بن آئے اب کیا	زر ہنین زور ہنین دل ہنین دلدار ہنین
مہر و کین فلک پیر مین دل حکمت ہے	گل تو کیا خار بہی اس باغ مین بیکار ہنین
دل تو اک شوخ پہ آیا ہے مگر ڈرتا ہون	کہ دلِ غمزدہ کو عشق سزاوار ہنین
گرچہ تائب ہین ہنین پیتے ہین ہم می لیکن	زور سے یار پلا دینگے تو انکار ہنین
چشم بد دور کہ مطلوب دو عالم تو ہے	ایک عالم مین ہمین تیری طلبگار ہنین
صحبتِ اہل خلش سے ہے تنفر ہمکو	اوس چمن زار کے ہم ہین کہ جہان خار ہنین
قاصد اور مناسب ہو جو کچہہ وہ کہنا	مجہہ مین تو ضعف سے اب طاقت گفتار ہنین

مین ہون اور مردم دیندار کی صحبت سوزان
مجھکو اب فتنہ دنیا سے سرو کار ہنین

اس دامگہ مین طائر از کف پریدہ ہون — وحشت یہ ہے کہ سایہ سے اپنے رمیدہ ہون

ایک چوٹ دل مین لگتی ہے آواز سے میری — مین قتل گاہ دہر مین حلق بریدہ ہون

رحمت کبھی تو مجھکو بھی اے آفریدگار — کیا رنج ہی کیواسطے مین آفریدہ ہون

مانند لالہ دل پہ میرے غم کے داغ ہین — مین باغ دہر مین گلِ عشرت نچیدہ ہون

پیدا ہوا خزان مین گئی بہار قفس مین عمر — ہون عندلیب لیک رخِ گل ندیدہ ہون

جو دل مین ہے کہا نہین جاتا زبان سے — مین مثلِ گنگ لذتِ حلوا چشیدہ ہون

لالہ دکھا کے داغِ دل اوس گل کو باغ مین — بولا کہ مین غلامِ درم ناخریدہ ہون

اوس بھونکا آنکھہ سے یہ اشارہ ہے دمبدم — تو ترک تیغ زن ہے مین تیغ کشیدہ ہون

مثلِ وحوش کل تو رم انسان سے تھا مجھے — آتی ہے دلمین آج کہ از خود رمیدہ ہون

سوزان چلا ہون پر نہین مقصد کی کچھہ خبر — مین بیخبر تو قاصدِ اشکِ چکیدہ ہون

لالہ کہان وہ دلبرِ گل پیرہن کہان — سنبل کہان وہ زلفِ شکن در شکن کہان

لا اسکے سامنے کسے لاتا ہے باغبان — گل کس طرف ہے سرو کدہر یاسمن کہان

جو دم یہ دیدِ گل ہے غنیمت ہے اب کہ پھر — مین بلبلِ اسیر کہان اور چمن کہان

آئی خزان چمن مین چلا موسمِ بہار — وہ رنگِ گل وہ جلوۂ سرو و سمن کہان

جو تجھہ مین ہے وہ لیلیٰ مشکین مین ناز کب — جو مجھہ مین ہے وہ قیس مین دیوانہ پن کہان

روتے ہو کیون مجھے بھی انجام عشق ہے — وامق کہان ہے قیس کہان کوہکن کہان

حیرت ہے شب جس انجمن مہوشان مین تہے
وہ ماہوش کدہر گئے وہ انجمن کہان

مین گوشۂ خمول مین سوزان خموش ہون
اہل جہان سے مجہکو دماغ سخن کہان

دل اگر وہ دلبر شیرین دہن ملتا نہین
حیف کیا تیشہ ہی شبلی کو کہن ملتا نہین

کم نصیبی ہمت بیکس کی میری دیکہنا
گور کو اب جا بلی تو گورکن ملتا نہین

ڈہونڈتے ہین کچہ مرقد مین مجہے منکر نکیر
مردۂ لاغر مرا زیر کفن ملتا نہین

آہ مین وہ آشیان گم کردہ بلبل ہون جسے
چہوٹ کر دام مصیبت سے چمن ملتا نہین

شاہ سوزان اوسکی ملنے کے لئے زر چاہیے
رند فاقہ مست سے وہ سیم تن ملتا نہین

مطلق ہمارے نالۂ دل کا اثر نہین
پتہر ہے تیرے سینہ مین او بت جگر نہین

وہ می پرست ہون نہین خرابات دہر مین
خم خشک کر دیا ہے لب تک ہی تر نہین

اے قاصد خجستہ رسائی تیری کہان
وہ رشک گل جہان ہے ہوا کا گزر نہین

رکہتا ہے کس لئے مجہے بیتاب تو فلک
مین نامراد برق نہین ہون شرر نہین

اوس چشم نیمباز کو دیکہا ہے آب سے
ایسی گئی کہ آجتک اپنی خبر نہین

ہان جذب شوق کہینچ مجہے تو اودہر کہ مین
ناچار ہون کہ راہ نہین راہبر نہین

روشن اوسکے نور سے ہے کعبہ و کنشت
وہ شمع دلفروز کہان جلوہ گر نہین

اوڑتا خط اپنا لیکے کبوتر کیطرح آہ
افسوس کیا کرون کہ مرے بال و پر نہین

تم ناصبور اور وہ سپاہی بچہ غیور
سوزان یہی ہے عشق تو ایکروز سر نہین

مین خاک نشین کون نہ سیلاب روان ہون
ایک سیل طبیعت ہے کہ پستی پہ دوان ہون

قایم ہے جہان ذرہ سے تا مہر مجہی سے
مین کالبد خلق مین جون روح روان ہون

کیون کر کرون دریافت کہان جاؤن الہی
دلدادۂ جانانۂ بے نام و نشان ہون

ہر عضو ہے سرگرم ثنا و صفت یار
گویا کہ ہمہ تن صفت شمع زبان ہون

گر کعبہ مین ہون تو اور اگر بتکدہ مین تو
القصہ تیری یاد مین ہون مین تو جہان ہون

غماز ہوئی روشنی طبع وگرنہ
مین تو صفت شیشۂ می بنبہ دہان ہون

تہا چرخ برین پر کہ گرا فرش زمین پر
مین گلشن دنیا مین مگر برگ خزان ہون

سوزان کوئی بیوجہ ہون سرگرم فغان مین
اک آگ میری دلمین ہے جو شعلہ فشان ہون

مین وہ دیوانہ کہ وحشت گہ امکان مین نہین
تو وہ محبوب پری رو کہ پرستان مین نہین

بندۂ عشق ہون اور صلح کل اپنا مذہب
قوم ہندو مین نہین قوم مسلمان مین نہین

ہائے اس پردہ مین وہ شوخ نوای بلبل
دلربائی کی لیاقت گل خندان مین نہین

کیا برابر ہین حسودان سیہ رو اور ہم
فرق زاغ و زغن و مرغ خوش الحان مین نہین

تیرے اغماض نے آخر نہ ہمین کا رکہا
تجہسے کہتے نہ تہے ہم دیکہہ کچہہ انسان مین نہین

مجہکو محفل مین نہ دیکہا تو وہ گل کہنے لگا
بلبل نغمہ سرا آج گلستان مین نہین

مثل شمع گزاری باغ جوانی سے جلد / جو مزا آج ہے کل سیب زنخدان میں نہیں

مجھ سے بیمار کو تکلیف غزل دیتے ہین / رحم سوزان دل یاران سخندان میں نہیں

مہ اوس سے ہمسری کرتا تو ہے جمال نہین / دہان و گوش نہین خط نہین ہے خال نہین

یہہ میکدہ ہے کہ یہان مست حال ہے ہر شخص / نہ مدرسہ کہ جہان غیر قیل و قال نہین

جو لیتے ہو تو یہ حاضر ہے نقد جان لے لو / نہین تو خیر مرے پاس گنج و مال نہین

کمر کو یار کی دیکھا گئے دکھائی ندی / غرض کچھہ ایسی وہ باریک تھی کہ بال نہین

ہمین چلے گئے ڈرا نہ ورنہ ہر کوئی / طریق عشق مین رکھے قدم مجال نہین

بہت ہی سیر چمن کا ہولا ہے شوق اتو / جب آکے سنتے ہین گھر مین وہ نونہال نہین

کسی کے عشق مین تھا شوق شعر سوزان اب / وہ دل نہین وہ دماغ اور وہ خیال نہین

آزادہ جہان ہون میرے پاس زر کہان / مین سرو کا درخت ہون مجھمین ثمر کہان

جس جا وہ پری ہے فرشتے کے پر جلین / اور ہمتو آدمی ہین ہمارا گزر کہان

خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا / مدت ہوئی کہ چھوڑ دیا گھر کو گھر کہان

خود رفتۂ جمال معانی ہوا ہے دل / اب التفات جانب حسن صُور کہان

نے قیس عامری ہے نہ فرہاد ہے نہ نل / یارب گئے یہ مردم شوریدہ سر کہان

کہتا ہے شیخ کعبہ مین ہے رُہبان دیر مین / ملتا ہے دیکھئے وہ بت عشوہ گر کہان

ہمسے زیادہ تر نہی اوسے حال کی خبر	ہم کہتے تہے کہ اوسکو ہماری خبر کہان
دن بہی پہر گئے دلکی مرادین بہی آ گئی	سب کچہہ تو ہوئیگا یہ جوانی مگر کہان

سوزاں تو اب بڑہاپے مین آیا ہے میکدے
کمبخت بدنصیب رہا عمر بہر کہان

ابہی تو اوس بت بے پیر کے کوچے سے ہم آتے ہین	ہمین کیون حضرت دل آپ دیوانہ بناتے ہین
حرم مین گر کہڑا ہونے نہین دیتے بدین عشق کر	کہ اہل میکدہ تو ہمکو آنکہون پر بٹہاتے ہین
یہ کس گل پیرہن نے آج گلشن مین قدم رکہا	خوشی سے پہول جامہ مین نہین پہولے سماتے ہین
کوئی مجہہ مردہ دلکو بہی دل مردہ کو لیجاؤ	سُنا ہے وہ لب جان بخش مُردونکو جلاتے ہین
جزاک اللہ وعظ اچہا کہا اب رخصت اے واعظ	کہ وقت میکشی آیا ہے ہم میخانہ جاتے ہین
نہ بیخ نخل بار آور ہون نے گنج گرانمایہ	مجہے کیون اہل دنیا خاک مین یارب ملاتے ہین
گل نوخاستہ کو دیکہکر چہاتی بہر آتی ہے	کہ کچہہ کچہہ بو کسی بے مہر کی ہم اسمین پاتے ہین

غنیمت ہے اوس آتش پارہ کا دم شہر مین سوزان
کبہی گر جا نکلتے ہین تو آنکہین سینک آتے ہین

غیر مفسد کا تیری گہر مین قدم اچہا نہین	ہان نکال اسکو تری سر کی قسم اچہا نہین
لطف کم کیجے کہ اس بندہ کے حق مین آپکا	اب ستم اچہا ہے اور لطف و کرم اچہا نہین
مارنا اور زندہ کرنا تیری ہی تو ہاتہہ ہے	بس یہ دعوے خدائی اے صنم اچہا نہین
اوسمین کیفیات گیتی اسمین حال نشأتین	میرے دلکی شیشہ سے ہان جام جم اچہا نہین

ہمنے کی ہے اک زمانہ مین مقام دل کی سیر
دیر تو کیا چیز ہے اوس سے حرم اچھا نہین

لاکہہ اچھی ہے ستمگاری ہزار اچھا ستم
اے ستمگر لیکن اتنا بھی ستم اچھا نہین

حق تعالی غم کسی کو دے تو سوزان عشق کا
ورنہ دنیا کا ہو یا دین کا ہو غم اچھا نہین

ہم ہین بہروپیے سو روپ بدل سکتے ہین
توبہ توبہ یہ کوئی آپ سے چل سکتے ہین

جیسے ناکردہ گنہہ قید ہین یوسف کیطرح
ہم بہی زندان سے کسی طور نکل سکتے ہین

صورت نقش قدم ہمنے پکڑلی ہے جگہہ
اب کوئی آپکے دروازسے ٹل سکتے ہین

پوستی لوگ ہین اے شیخ اگر کچہہ بہی نہین
پوست کیطرح سر انسان کا مل سکتے ہین

جسطرح آپ ادچہلنے لگے گا نا سُن کر
ہم بہی اس طور تو اے شیخ اوچہل سکتے ہین

ہم ہین دریاے سخن موج مین آجاین اگر
مُنہ سے مانند صدف موتی اوگل سکتے ہین

شمع کا سا نہین جلتا اگر اتنا سوزان
خیر پروانہ کی مانند تو جل سکتے ہین

میری خدا نخواستہ تمسے ہنسی نہین
کچہہ ایسی بات جبت نہین دل لگی نہین

اونکے بغیر امید مجہے جینے کی نہین
وہ جاؤن جاؤن کرتے ہین یہان جیین جی نہین

شوقِ مئی طہور مین تائب ہون مے سے شیخ
پاگل نہین جنونی نہین کچہہ سڑی نہین

دیکہا ہوا ہے یوسف یعقوب بہی مرا
خیر آدمی ہے حور نہین ہے پری نہین

واعظ شراب چہوڑ کے ہین پارسا نہون
اسباب کی تو عقل مری مقتضی نہین

تم کیون پرائے گھر مین چلے آئے بے کہے
ایسی تو تم سے رسم ملاقات ہی نہین

آنکھونکو یار کی ہین ہرن سے مثال دو
ان شاعرونکی طرح سے کچہہ کاودی نہین

یون مجھسے پیش آتے ہین آگے رقیب کے
گویا کہ اونسے رسم ملاقات ہی نہین

جب تخلیہ مین اونسے کہا کچہہ یہی کہا
جلدی پڑی ہے کامکی ٹھہرو ابھی نہین

سوزان کو آپ کہئے فرشتہ خصال ہے
ہم تو اوسے سمجھتے ہین کچہہ آدمی نہین

اڑتا پڑا پھرا تن لاغر کہان کہان
پہچا برنگ کاہ ہوا پر کہان کہان

مدت کے بعد آج دکھائی دئے ہو قیس
یہ تو کہو رہے ہو برادر کہان کہان

ذرہ مین آفتاب مین شعلہ مین برق مین
پہچا ہے نور چہرۂ انور کہان کہان

مسجد مین بتکدہ مین حرم مین کنشت مین
مین ڈھونڈتا پھرا تجھے دلبر کہان کہان

ایک بے نشان نام کی سوزان تلاش ہے
لیجائے دیکھئے دل مضطر کہان کہان

اے شوخ سست عہد کہ عہد وفا کرین
حق وفا و مہر و محبت ادا کرین

جو چاہین آپ حضرت ناصح کہا کرین
کہنے مین جب نہوئے دل اپنا تو کیا کرین

گر آرزو ہے دلمین تو یہ ہے کہ ایکروز
قدمون مین تیری جان گرامی فدا کرین

اوس گل بغیر آج یہی دل مین ہے کہ ہم
گل کی طرح سے جامۂ ہستی قبا کرین

طینت مین ہے فریب بتان فرنگ کے
جس سے ملین اوسی سے یکا فر دغا کرین

وہ دن خدا کرے کہ ترے در پہ آن کر
اوس خاک پا سے آنکہہ کو ہم سرمہ سا کرین

اوس گل کے پاس آپ ہی لیجائین خط شوق
ہم کب تک انتظار نسیم و صبا کرین

یارب وصال یار بہی ہوگا کبہی نصیب
کب تک غم فراق کے صدمے سہا کرین

ہم جیسے غمزدونکو وہ محفل مین کیا بلائین
کیون بزمگاہ عیش کو ماتم سرا کرین

سوزان غم جہان سے بہ تنگ آرہا ہون مین
کچہہ میرے حق مین آپ خدا سے دعا کرین

مین دل بادہ خوارہ لایا ہون
نہ سنہان آشکارہ لایا ہون

کب تک افسردہ دل پڑا رہتا
آج مین ہی حرارہ لایا ہون

اس چمن مین برنگ لالہ و گل
جگر پارہ پارہ لایا ہون

ہے کہان وہ کمر کہ اوسکے لئے
مین دل ہیچکارہ لایا ہون

خلق سب جنس نفع لائی ہے
مین متاع خسارہ لایا ہون

اس تماشاگہ جہان مین شیخ
آنکہہ بہر نظارہ لایا ہون

اے جگر گوشہ تیرے واسطے مین
عرش کا گوشوارہ لایا ہون

آتش دل سے ترے پہونکنے کو
اے جہنم شرارہ لایا ہون

ریل تہم تہم کے جاتی ہی سوزان
ایک جگہہ سے غبارہ لایا ہون

تو سن تند کو ہم تیرے ہوا کہتے ہین
تجہکو غم خوش بے مہر و وفا کہتے ہین

مین تو دیوانہ بہی ہون نہ نظر باز بہی ہون
آپ جو کچہہ مجہے کہتے ہین بجا کہتے ہین

عاشق اوس سایہ دیوار سے کہتے ہین مراد
جسکو ارباب خرد ظل ہما کہتے ہین

مرد میدان حقیقت ہین حقیقت مین وہ لوگ
نگہ یار کو جو تیر قضا کہتے ہین

اہل دانش مین اور ارباب محبت مین ہے فرق
جنکو یہہ کہتے ہین لُر وہ حکما کہتے ہین

جتنے عاشق ہین بزرگی کے میرے قایل ہین
قیس و فرہاد مجہے دونون چچا کہتے ہین

درد دلکو تیرے در پر ہوئی جیسے تسکین
خاک رہ کو تیری ہم خاک شفا کہتے ہین

غیر تو بات خوشامد کی کہا کرتا ہے
یار جو کہتے ہین بے روئے ریا کہتے ہین

ہچکیان بندہتی ہین اوس شوخ کی روتے روتے
میرے غمخوار جو احوال میرا کہتے ہین

چہا بہ مین چہپیگی میری خبر عشق مگر
وہ خبر بہی نہین اب تک اسے کیا کہتے ہین

دیکہہ کر کہنے لگے ہیئت آزادانہ
تکو سوزان برہنہ سر و پا کہتے ہین

یون ہی مرجاونگا ایسی میری تقدیر نہین
بس بجز عاشقی اور اب کوئی تدبیر نہین

مرگیا شوق شہادت مین او ارمان ہا
کہ میری حلق مین آب دم شمشیر نہین

ڈہونڈیے دون مین نہ گر فکر عمارت منعم
یہ وہ ویرانہ ہے جو قابل تعمیر نہین

زہد سے بوئے ریا آتی ہے ورنہ مجہکو
ذوق صہبا نہین ہے شوق مزامیر نہین

ہون حیران کہ اوس شوخ کو کیا خط مین لکہون
حرف مطلب جو ہے وہ قابل تحریر نہین

شوق سے ڈاڑہی منڈوا بت شیعی مذہب
مصحف رخ کو تیرے حاجت تفسیر نہین

بو نے کاٹ مجھے بہی حاکم کبہی ہو لے گل — گلشن دہر مین ہین بلبل تصویر نہین
عاشق رند ہو نہین وقر سے کیا کام مجہے — اوسکی محفل مین نہو گر میری توقیر نہین

جا کے سوزان یہ سنا دو غزل گرم کسے
آہ سوزا نہین ہے درد نہین میر نہین

ردیف واو

دیکہا نہین ہے جسنے کسی لالہ زار کو — وہ دیکہہ لے ہمارے دل داغدار کو
وہان دل مین آئی اور یہان مین سمجہہ گیا — خجلت ہے میرے دل کو علاقہ سے تار کو
اندازہ سے گزر گئی ہے بیقراری آج — کیا جانین کیا ہوا ہے دل بیقرار کو
رغبت ہے فرش خاک سے دلکو کہ خاک ہون — تکلیف مسند آپ نہ دین خاکسار کو
رویا ہون خوب عشق سے اب اوٹہکے اسلئے — دیکہا ہے آج عالم رویا مین یار کو
اے نفس کیا گناہ سے یہ قصد ہے کہ اب — رحمت سے یاس ہو دل امیدوار کو
یہہ ضعف تہا کہ بعد فنا جون پر ملخ — جینٹی اوٹہا کے لیگئی ہے نعش زار کو
اوٹہہ جائے رسم خندہ گل باغ دہر سے — تعلیم گریہ دون اگر ابر بہار کو
میری نگاہ خوبی تصویر پہ نہین — مین دیکہتا ہون صنعت صورت نگار کو

سوزان یہہ فوت مطلب دنیا سے یاد آکر
سمجہائے جناب دل سوگوار کو

یون لئے پہرتا ہون مین اوس شوخ کی تحریر کو — جیسے کوئی کیمیاگر نسخہ اکسیر کو

مین تو کیا اے بت کہ حیرت مین ہے روز ازل
دیکھکر صورت گر قدرت تیری تصویر کو

کام میرا سرکشی سے یار کی آخر ہے اب
کیا ہوا اے جذب دل آخر تیری تاثیر کو

شکل صورت دی ہے جیسی تجھکو خداوند کریم
کاش تو سیرت بھی دیتا اوس بت بے پیر کو

موت کو جانا حیات جاودانی وقت قتل
سمجھے آب زندگی آب دم شمشیر کو

کس جوان ماہ طلعت کو کیا مجھسے جدا
کیون نہ کوسون آہ مین عملیہ چرخ پیر کو

ہون وہ دیوانہ کہ بیعت ہکڑ لیتے ہے مجھے
جانتا ہون کنج عزلت خانہ زنجیر کو

اتنی کہنے پائے تھے کچھ عرض حال اگر کہا
فائدہ اس طول سے کر مختصر تقریر کو

ہمنے تو تدبیر کی تھی اونکے لانیکی یہان
لیکن اے سوزان کرین کیا ہم تیری تقدیر کو

جل گیا سوز غم عشق سے سینا دیکھو
پھک گیا آتش فرقت سے کلیجا دیکھو

گل نظر سے گرے گر وہ رخ زیبا دیکھو
سرو سے جی بھرے گر وہ قد رعنا دیکھو

کس مین ہے طاقت دیدار الٰہی توبہ
کیا غضب کرتی ہوا حضرت موسیٰ دیکھو

پیری گو دمین سے وہ سست وفا جاتا ہے
جان کو جاتی ہوئے جسنے نہ دیکھا دیکھو

سیکڑون کوس سے کھینچکر چلے آئے یوسف
اثر جاذبہ عشق زلیخا دیکھو

کھیل ایک یہان ہستی کا ہے یہ دنیا دو دن
یہان نیا ایک نہ ایک روز تماشا دیکھو

یہان اگر دام نہین دانہ یہ کیون ڈالا ہے
ہمصفیران چمن تم بھی ہو دانا دیکھو

جب سے دیکھا ہے اوسے صبر ہے نے ہوش نہ دل
آدمی تھا کہ پریزاد تھا کیا تھا دیکھو

جسنے اوس دلبر طناز کو دیکھا ایک بار
یہی حسرت رہے اوسکو کہ دوبارا دیکھو

بت ہرجائی کسی جائے تو ملجائے گا
میکدہ دیکھو حرم دیکھو کلیسا دیکھو

کہنے دو واعظ بیدرد کو سوزان آؤ
می پیو رو سے حسینان دلارا دیکھو

ردیف الہاء

بہت تنگ دنیا نے کیا حیران یا اللہ
بہت ہی ہو گئی ہے جان اب ہلکان یا اللہ

وہ روز وعدہ یعنی دن قیامت کا کب آئیگا
نہایت دل کو ہے دیدار کا ارمان یا اللہ

تیرے دروازہ پر کب سے پڑا فریاد کرتا ہوں
ہیرے ہی حسن تیری صدقے تیرے قربان یا اللہ

تو اپنے فضل سے کرتا ہے سب کی مشکلیں آسان
میری مشکل کو بھی تو کر دے اب آسان یا اللہ

مین اپنی زندگی سے تنگ ہوں فریاد کرتا ہوں
ہزاروں رنج ہین اور ایک میری جان یا اللہ

مجھے اور یہ دل و دانش ترا انعام یا مولا
مین اور پھر یون خراب و خستہ تیری شان یا اللہ

جو قابل تھا تو اپنی فیض سے محروم کیوں رکھا
دیا تھا سر تو دینا تھا مجھے سامان یا اللہ

تری رحمت تو اس عاصی کی خاطر جمع کرتی ہے
یہ تیری بے نیازی کھوتی ہے اوسان یا اللہ

تو اپنے فضل سے پہنچا یو منزل پہ سوزان کو
کہ رہ ہے پیچ در پیچ اور یہ انجان یا اللہ

قسمت کہاں کہ لیٹئے اوس دلربا کے ساتھ
لپٹاتے ہین خیال کو اوسکے لٹک کے ساتھ

وہ رات ہی کہ بخت رسا کر رہا ہے آج
دعوائے ہمسری کسی زلف دوتا کے ساتھ

اے شوق گل یہ ضعف ہا تو رنگ بو
آئینگے اب کی باغ مین باد صبا کے ساتھ

اسواسطے کہ یار سے ہمکو جدا کیا
ہستی سے تا عدم گئے اڑتے قضا کے ساتھ

تقریر شخص بے سروپا سے خدا بچائے
کرتا ہے آہ ہمسری اوس مہ لقا کے ساتھ

کرتی ہے روح جسم سے رہ رہ کے یہ خطاب
مینے بہت ندامت اوٹھائی ہے آکے ساتھ

وہ دن خدا کرے کہ فلک مین ہم اپنے گھر
اوس دلبر فرنگ کو لائین بٹھا کے ساتھ

یون آکے اس چمن مین ہواخواہ چل دئے
آئے تھے سیر کے لئے گویا ہوا کے ساتھ

تجکو خبر بھی ہے کہ تری رہ گزر مین ہم
برباد ہو رہے ہین تری خاک پا کے ساتھ

مردان غیب مین سے ہین سو ان سے ملے ہم
جاتے تھے شب ہوا یہ اک اہل خدا کے ساتھ

ہمین ہے ذات اقدس کا سہارا یا رسول اللہ
تمہارے بن نہین کوئی ہمارا یا رسول اللہ

کہو نمین ہمسے کیا تم محرم راز الٰہی ہو
تمہین معلوم ہے احوال سارا یا رسول اللہ

مجھے شق القمر کے معجزے سے ہوگیا ثابت
بلندی پر تمہارا ہے ستارا یا رسول اللہ

لیا کیجے نکیونکر بیٹھتے اوٹھتے تمہارا نام
تمہارا نام لگتا ہے پیارا یا رسول اللہ

اگرچہ کیسے ہی عاصی ہین بخشیگا خدا ہمکو
ذرا بھی کیجیے گا گر اشارا یا رسول اللہ

مدینہ مین مجھے پاس اپنے اب بلوائی کبتک
پھرونگا ہند مین مین مارا مارا یا رسول اللہ

کرو اسوقت بدین دستگیری تم کہ مین آخر
برا ہون یا بھلا ہون ہون تمہارا یا رسول اللہ

عبث ہے ہمسے اب ہر وقت درد دل بیان کرنا
غم پنہان ہے تمپر آشکارا یا رسول اللہ

تصدق آپکے الطاف کے لبیک فرمایا
کبھی وقت ضرورت جب پکارا یا رسول اللہ

مجھے اور حکم بود و باش ملک ہند یا اللہ
ہین اور یون زیر فرمان تمہارا یا رسول اللہ

دیار ہند ہے کیونکر لگے اسمین دل سوزان
مدینہ ہے نہ مکہ نے پکارا یا رسول اللہ

جب سے ہے زانوی مہ تسخیر پشت آئینہ
اوج پر ہے کوکب توقیر پشت آئینہ

یون لگائی پشت آئینہ تیری زانو سے ہاے
بخت پشت آئینہ تقدیر پشت آئینہ

ہیر و صافی دلانکو آفت دوران سے کیا
بے خزان ہے گلشن تصویر پشت آئینہ

کیون لگائی کرکے زانو سے جدا دیوار یہ
جرم پشت آئینہ تقصیر پشت آئینہ

معنئ تقریر سے واقف نہین سوزان ہنوز
گو ادا طوطی نے کی تقریر پشت آئینہ

کون جلد ایسے چلا یا ہے یہہ
وہ ہے یا عمر بوفا ہے یہہ

لاکھہ بیگانون سے سوا اپنا
ایک دنیا مین آشنا ہے یہہ

تھا جہان چون خیال آئینہ
کچھہ نہ سمجھے نہین ہا ہے ہا یہہ

جانتا ہون حقیقت امکان
پھر نہین جانتا کہ کیا ہے یہہ

کعبے کیا جائین چھوڑ کر در دل
کہ ترے رہنے کی تو جا ہے یہہ

کھاتے ہین جسکے غم مین خون جگر
وہ خبر ہی نہین مزا ہے یہہ

شوق تھا ابتدائے الفت مین
اب تحیر ہے انتہا ہے یہہ

یہہ تکبر یہہ خودسری یہہ غنا
آدمی ہے و یا خدا ہے یہہ

کیون نہ سوزان کا ہو شہانہ مزاج
کس کے دروازہ کا گدا ہے یہہ

ردیف یای تحتانی

نہین بیخود ہوا مین ذکرِ رودِ قدِ دلبر سے
مجھے نیند آگئی ہے داستانِ گلِ صنوبر سے

کہان تہی مجکو یہہ امید صیادِ ستمگر سے
گلہ یون جبہہ اسیرِ دام کا کاٹیگا خنجر سے

طفولیت مین دی ہے جان مینے خوبرو پر
گیا ہو نین کنارِ گور مین آغوشِ مادر سے

مین اک طفلِ بہشتی رو کے غم مین جان دیتا ہون
مجھے غلمان جنت غسل دینگے آبِ کوثر سے

لگی آتش جو یادِ رفتگان سے خانۂ دل مین
بجہایا مینے رو رو اوسکو آبِ دیدۂ تر سے

نہین از خود ہوئی آمادہ سر دینے کو ہم قاتل
اشارہ تیغ نے تیری کیا تہا چشمِ جوہر سے

جلائے داغ سے یہہ خوف تہا ہم ورنہ جائے خط
دل سوزان کو اپنے باندہتے بالِ کبوتر سے

ذرا سی بات پر ہو کر خفا جلانے لگتا ہے
دل اپنا آگیا کس طفلِ بدخو پر مقدر سے

اسیرِ زلفِ حوران خلد مین ہے اب دلِ شیدا
کہان سودائے عشق اپنے گیا بعد از فنا سر سے

پڑے رہتے تہے ہر دن گود مین بیہوش ہم بچپن
لڑکپن مین مزا لیتے تہے می کا شیرِ مادر سے

تجہے ہے چشمِ فیض اربابِ رفعت سے عبث زاہد
ملا ہے کسکو پانی چشمۂ خورشیدِ خاور سے

دلِ غمگین کو سوزِ عشق نے کیا کم جلایا ہے
کہ تو نے ناصحِ بے مغز میرا مغز کہایا ہے

سنون مین بہی تو ہے کیا بات ای شور ظہور حق
مجہے خواب عدم سے کسلئے تونے جگایا ہے

یہی کہتی ہے روح اس قالب خاکی مین گہبرا کر
مجہے اے حکمت حق خاک مین تونے بلایا ہے

نہوی جسکو علم و عقل کہلاتا ہے دیوانہ
یہان دیوانہ علم و عقل نے مجکو بنایا ہے

ملا جب قیس بن مین لیلیٰ ناقہ نشین بولی
ترا جذب محبت مجکو گہر سے کہینچ لایا ہے

معاذ اللہ کتنا ہے غلط بخشش ای افلاک تو بہی
تجہے انداز بخشش کا نہ ایگانہ آیا ہے

جو عالی طبع ہین مہر کیطرح سے چہپتے خاک مین
جو سفلے ہین اونہون نے گوہر مقصود پایا ہے

لب ہر غنچہ سے باد بہار اوس گلکو کہتی ہے
چمن مین فرش گل تیری لئے مینے بچہایا ہے

لے آنکہین کہول سوزان موسم آ غصہ جانے دے
یہہ ساقی دیکہہ تو ساغر مین کیا شے لیکے آیا ہے

یہہ دنیا جسکو سوزان چاہتے ہو دشمن دین ہے
معاذ اللہ حضرت کس سے تم نے دل لگایا ہے

کس تمنا سے تہ خنجر قاتل آئے
ہائے کیا لطف شہادت دم بسمل آئے

عشق ہے جس سے وہ ہے اور وگرنہ توبہ
یہہ حسین اور کہین ان پہ میرا دل آئے

آتے ہین تیری طرف لیک یہہ ہے ضعف کہ گر
دو قدم آئے تو سمجہے کئی منزل آئے

مین بہی تا منزل مقصود کبہی پہونچون کاش
ہاتہہ میرے بہی کوئی رہبر کامل آئے

کہتا ہے حضرت یوسف کو شاگردہ شوخ
دعوے حسن جسے ہوئے مقابل آئے

تم بہی ہو میری طرح جان سے اپنی بیزار
آرزو ہے کہ تمہارا بہی کہین دل آئے

کوئی قاتل سے سلامت کوئی آیا ہوگا
ایکدو بار گئی ہم بہی سو گہایل آئے

فی الحقیقت عجب آزاد منش ہے سوزان
آج اوس رند جہان سوز سے ہم مل آئے

اے پیک صبا کہیو یہہ اوس نورِ نظر سے
کب تک کوئی غمدیدہ تیری دید کو ترسے

جاتے ہین پر افسوس یہہ ہمکو نہین معلوم
جائینگے کہان اور ہم آئے ہین کدہر سے

آتی ہے تجہے دیکہہ کے کیا کیا مرے دل مین
پر کہہ نہین سکتا ہون مین ظالم ترے ڈر سے

مین دی ہی رہونگا جان کسی روز چمن مین
بو آتی ہے اک شخص کی مجکو گل تر سے

ہون محو خیالِ کمرِ یار عجب کیا
غائب ہون اگر اہل زمانہ کی نظر سے

اک اہل نظر کی یہہ نصیحت ہے مجہے یاد
گر دیکہیے لیلے کو تو مجنون کی نظر سے

گہر حضرت سوزان کے چلو ملنے کو تم بہی
آئے ہین برس روز مین وہ رات سفر سے

۱۵۰

پوچہا جو اوسنے مجکو وہ خانہ خراب ہے
نکلا خوشی مین منہ سے میرے ہان جناب ہے

اے طالب تجلی حق کچہہ تو کہہ یہہ کیا
نصف النہار مین طلب آفتاب ہے

ہوش نظر کسی ہے خرابات دہر مین
وہ نشہ ظہور مین گو بے حجاب ہے

تم غیر سے بگڑ کے بناتے ہو مجہکو بس
مین خوب جانتا ہون یہہ جیسا عتاب ہے

ساقی پہر آکے جام بکف ازرہِ عتاب
کہیو کہ لے پیئے جسے ذوقِ شراب ہے

ہے دخل کسکو محفل جانانہ مین نصیب
اے دل ترے نصیب جو تو بار یاب ہے

ق

ہمدم ہزار حیف کہ دنیا کے واسطے
عمر عزیز صرفِ غم و رنج و تاب ہے

اے بیخبر خبر نہین تجھکو مگر کہ یہہ ۔ دنیا خیال ہستی موہوم خواب ہے

سوزان ملا دیا ہے ہمین جسنے خاک مین
میری ہی اوسکے کوچہ مین مٹی خراب ہے

عاشق ہوئے ہین ایک مہ لقا پر کئی دنسے ۔ میرا ہے دماغ اوج سما پر کئی دن سے
اب ضعف یہ ہے بوی خوش گل کیطرح ہم ۔ جاتے ہین وہان دوش صبا پر کئی دن سے
جو سرکہ رہا ہے تیرے قدمونمین ہمیشہ ۔ وہ سر ہے نشان کف پا پر کئی دن سے
کسطور ہمین غیر کی کہنے سے نکالا ۔ آتا ہے خیال اوسکی دعا پر کئی دن سے

ڈر ہے نہ کہین لے اڑین پریان مجھے سوزان
مین خواب مین اڑتا ہون ہوا پر کئی دن سے

خوش ہون نہین گرچہ وہ بیرحم خفا ہے تو سہی ۔ کہ غنیمت ہی خیال اوسکو میرا ہے تو سہی
فقر قسمت مین لکھا اور دل امیرانہ دیا ۔ مجھکو تجھسے گلہ اے کلک قضا ہے تو سہی
تاب دیدار تیرے بدلے دہان لائیگا کون ۔ دل بیتاب ہی محو شوق لقا ہے تو سہی
گر نہین ہے نہسہی ارض وسما مین وسعت ۔ کہ میرے دلمین تیرے رہنے کو جا ہے تو سہی
تاج ہے داغ جنون فوج ہجوم طفلان ۔ سایہ داغ جگر ظل ہما ہے تو سہی
بات پوچھی کہ کسینے بہی تو ہم کیا جانین ۔ کہ ہمارا کوئی دنیا مین بہلا ہے تو سہی

جس طرف دیکھئے سوزان صور موہومہ
کیونکہ کہئے کہ کوئی غیر خدا ہے تو سہی

دل ویران ہنین ہے صحرا ہے
دیدۂ تر ہنین ہے دریا ہے

نسبت اوس ماہ چاردہ سے کیا
ماہِ کنعان بہی جسے اچہا ہے

جسکو عطرِ گلاب کہتے ہین
اوس گُل اندام کا پسینا ہے

جسکو کہتے ہین ماہِ عالمتاب
یار کا روئے عالم آرا ہے

جس کو کہتے ہین چشمۂ حیوان
آپ کا لعلِ روح افزا ہے

جو ہے وہم و خیال سے باہر
میرے دل مین خیال اوسکا ہے

نہ تو سنتے ہین اور نہ دیکہتے ہین
گوش شنوا ہے چشم بینا ہے

مجہکو آواز دے کے زندہ کیا
قاصدِ یار کیا مسیحا ہے

دیر سے پہر چلا ہے کعبہ کو
دل ترا بہی کہین ٹہکانا ہے

ملکے سوزان سے کیا کوئی خوش ہو
ہردم از خویش رفتہ رہتا ہے

ولہ

یہہ چادر نور روئے روشن نے جھلکی کہان کعبہ مین نہی ہے
چراغ دیر و کنشت مین بہی اوسکی جلوے کی روشنی ہے

نشان مردی نہ قتل پیل و پلنگ نے شیر افگنی ہے
ہمارے نزدیک دو ہستی کو قتل کرنا تہمتنی ہے

جو اوسکی حکمت کا ہی تقاضا وہی کیا او وہی کریگا
کہ حکم اوسکا ہی ملک اوسکا کسیکو کیا جائے دم زدنی ہے

کہان گیا آہ شوخ قاتل ہمین سرِ راہ کر گیا ہے بسمل
تڑپتے ہین مثل مرغ بسمل کمال تکلیف جان کنی ہے

ہم اپنی خود دل کے بادشاہ ہین کسیکو خاطر مین لاتے کب ہین
اگرچہ درویش بینوا ہین ولیک صد شکر دل غنی ہے

سمجھہ رہے تھے کہ عشقِ خوبان کوئی نہایت ہے کام آسان
پر آپ سے کیا کہون مین سوزان جو کچھہ کہ اب جان پہ بنی ہے

گر دلڑ کون کا ہجوم اپنے مقرر چاہئیے
شاہ اقلیم جنون مین ہمکون لشکر چاہئیے

ہین وہ زبردست ہون کہتے تھے بچپن مین مجھے
مے کی گھٹی اسکو جائے شیر مادر چاہئیے

تم لب و دندان کا اپنے ایک بوسہ دو ہمین
ہم تمہین دینگے جو تمکو لعل و گوہر چاہئیے

چہرۂ محبوب کو مشاطہ کی حاجت نہین
تجکو کیا اے میرے بگر فکر زیور چاہئیے

دل تڑپتا ہے نشے کے واسطے بعد از فنا
فاتحہ میری دلانی جام مے پر چاہئیے

آرزو ہے قتل مین مرتا ہون شربت کی جگہہ
حلق مین اسوقت میرے آب خنجر چاہئیے

سہل ہے اوس سرو سیم اندام کا ملنا مگر
ہاتھہ مین اے حضرت دل مثل گل زر چاہئیے

ایک مزا کے تعشق مین کہے ہے یہ غزل
واقعی لکھنے کو اسکے کاغذ زر چاہئیے

جان آتش پارہ گل پیرہن کے غم مین دی
قبر پر سوزان میری پھولونکی چادر چاہئیے

دیگر

دل چاہتا ہے تو جسے وہ تیرے پاس ہے
کم بخت کیا ہوا تجھے پھر کیون اداس ہے

اے جان غم رسیدہ نا کام الفراق
دل کو وصال یار سے کچھہ آج یاس ہے

عادت کو جانتا ہون مین اپنے نصیب کی
آپ اور مجھسے ملنے مجھے کب یہ آس ہے

بلبل کیطرح جتنے ہین نالان مین سب کے
اس گلشن جہان کی ہوا سکو راس ہے

سوزان تجھے ہے فکر عمارت عبث یہان
نادان یہہ قصر عمر ترا بے اساس ہے

غالب که کوی دم مین شب وصل گزر جاے
اور جان حزین یار کے ہمراه سحر جاے

اے چشم گہر بار جہان تک که نظر جاے
دامان زمین آج در اشک سے بہر جاے

جس روز که مین ناشدنی گہر مین نہون کیون
وه مہر دل افروز اوسی دن آپہی گہر جاے

مین وه که جو کچہہ تو کہے مجکو وہی کرنا
تو وه که کہے اور اوسی وقت مکر جاے

ہے سب جگہہ اور پہر وه کسی جا بہ نہین ہے
گر کوئی اوسے ڈہونڈتی جاے تو کدہر جاے

ہر چند که جینے سے ہے بیزار دل زار
پر کیجیے کیا آپ سے کیونکر کوئی مر جاے

کر دفع غم عشق مین جلدی که مبادا
یہہ دشمن جان گہر دل شوریده مین کر جاے

جاتے ہین سبہی لیک جو حق پوچہے سو ان مین
جانا ہے اوسی کا جو حقیقت سے خبر جاے

ولہ

باز آتا ہے نہین فریاد سے
تنگ آیا ہون دل ناشاد سے

مثل لالہ لیے دلبر داغ چند
لے چلے اس گلشن ایجاد سے

موت اچہے وقت آئی شکر ہے
بچگئے ہم منت جلاد سے

باغ مین تہے عاشق گل دام مین
جب سے آئے عشق ہے صیاد سے

نفرت اتنی خوش قد ونسے ہے کہ اب
بہاگتا ہون سایۂ شمشاد سے

مجکو شاگردی سے آتا ہے لحاظ
مین نہین پڑہتا سبق اوستاد سے

آه سوزان جب سے غالب اوٹھ گئے
اوٹھ گیا ہے دل جہان آباد سے

آہ سوزاں جب سے غالب اُٹھ گئے
اُٹھ گیا ہے دل جہان آباد سے

اُٹھوائین تو سہی مجھے اس آستان سے
مین ہاتھ دھوئے بیٹھا ہون آج اپنی جان سے

وہ شمع ہون کہ کٹ گئی تقدیر سے زبان
مین سوزِ سینہ کہنے نہ پایا زبان سے

ابتک ہے محو لذتِ بوسہ دہان زخم
کیا جانین تھا یہ تیرِ جفا کس کمان سے

اے سرو تجھسے ہے دلِ اندوہناک خوش
ملتی بہت ہے تیری طرح اوس جوان سے

مین دل فگار آہ کرون کسطرح بیان
اور دردِ دلِ فگار ہے باہر بیان سے

سوزاں حجاب ہے میرے اور اوسکے درمیان
کاش اُٹھے یہ حجاب کہین درمیان سے

وہان وہ خوف رسوائی سے باہر کم نکلتا ہے
یہان دیکھے بغیر اوسکے ہمارا دم نکلتا ہے

تیرا بیمار ہجران جس جگہ ہے اوس جگہ سے جو
نکلتا ہے وہ اب با دیدۂ پُرنم نکلتا ہے

جو مین روتا ہون تو بیدادگر ہنسکر یہ کہتا ہے
کہ ہان واں سے ہی فی الجملہ دلکا غم نکلتا ہے

وہ جاؤن نہین پاس اس سے دل جلتا ہے ہا کیا
دھوان سینہ سے دم کے ساتھ اب ہر دم نکلتا ہے

اگر مثلِ خضر مین چشمۂ حیوان پہ جاتا ہون
تو آبِ زندگی کے بدلے اوس سے سم نکلتا ہے

مین اور مدح امیرانِ زمانہ ہمنشین توبہ
بجاے لفظِ مدحت منہ سے حرفِ ذم نکلتا ہے

گیا در پر جو اوس ترسا بچے کے تو کہا نکلو
نہین ستول لیکر نگہ سے اب ہم نکلتے ہے

چلین موسیٰ و عیسیٰ عہد شاہِ انبیا آیا
چھپین ساری ستارے نیرِ اعظم نکلتا ہے

مگر سوزان نے دی جان آج اوس بت کے جو بین
کہ در دیوار سے آوازۂ ماتم نکلتا ہے

کہتے ہین کہ بے رند کے جنت نہین ملتی
بیجا ہے کہ بے لطف و عنایت نہین ملتی

کیا کہا ہین غم دین کہ نہین وقت مساعد
یعنے غم دنیا ہے سے فرصت نہین ملتی

رضوان کسی انسان پر نیزاد سے ملوا
حورون سے ہماری تو طبیعت نہین ملتی

اوس شوخ نے تو ملک سفر کی دے اجازت
پر حضرتِ دل سے اب اجازت نہین ملتی

ہم جیسے فقیرون سے خود ای فرقۂ زہاد
یہہ دخترِ رز ہے بڑی آفت نہین ملتی

کس شوق سے آئے تھے زیارت کے لیے ہم
افسوس ہے سوزان تری تربت نہین ملتی

کاش دنیا مین دل چرخ کہن پتھر کے
کہ سب انسان بنا ہمہ تن پتھر کے

شوق گلگشت غم عشق صنم مین ہی مجھے
کرین آراستہ احباب چمن پتھر کے

بار اندوہ تہان دل مین ہے ہم لوگون کے
بہاری ایسے ہین کہ گویا مین بدن پتھر کے

مجھ گران جان کا جو سایہ پری پہر گیا
کہ اوسی وقت ہون جنگل مین ہرن پتھر کے

طمع مہر و وفا سیمتنون سے سوزان
دل سخت ان کے ہین اے حضرت ہین پتھر کے

خوبصورت ہو اگر ہے کوئی
پاس عشق و وفا کرے کوئی

اوسکو ساقی بناتے ہین لیجے
دعوی اتقا کرے کوئی

محتسب تا بتکدہ پوچھا
در گزر تا کجا کرے کوئی

حج اکبر زیارت دل ہے
طوف کعبہ کیا کرے کوئی

زخم سینہ ہے چاک جامہ نہین
اسکو کبتک سیا کرے کوئی

کعبہ و دیر مین دھرا کیا ہے
غور دل مین ذرا کرے کوئی

گرم تدبیر سب ہی پر سوزان
تری قسمت کو کیا کرے کوئی

ہم زندہ دیر سال جو اتبک جوان رہے
مست و بدولت می پیر مغان رہے

بتخانہ مین رہے کہ حرم مین جہان رہے
ممتاز مثل شمع ہم آتش بجان رہے

بعد از فنا بدن پہ جفائین زمین کے ہین
تا زیست جان پر ستم آسمان رہے

آوارہ جسکے غم مین پھری عمر بھر صبا
یہ بھی نہ پوچھا اتنے دنون تم کہان رہے

جاتے ہین سیر کرکے برنگ نسیم ہم
آباد عندلیب ترا گلستان رہے

باغ جہان مین ہم بھی ہین کوئی روز بھر
پامال غم بصورت برگ خزان رہے

اے دل کی آگ تو نہ بجھے ایک دم بھی
برسون ہمارے آنکھ سے دریا روان رہے

دل کو نہین جہان مین رغبت کسی طرف
وہ دلبر یگانہ رہے اور جہان رہے

ہان کس طرح گیا تو اور اوس نے کیا کہا
اے قاصد خجستہ وہی داستان رہے

بنتے ہین آج حضرت سوزان خدا پرست
کل تک تو خواستگار وصال بتان رہے

چلین تو ہاتھہ کو در سے چھڑا نہین سکتے
قدم کو اوسکے گلی سے اوٹھا نہین سکتے

خبر مزاج کی آے وہ پوچھنے وہان سے
کہ جنکے سامنے کچھہ لب پہ لا نہین سکتے

چمن مین کون یہہ گلگشت کے لیے آیا
کہ پھول جامے مین پھولے سما نہین سکتے

وہ دلفریب شبیہ اوس نگار کی ہے کہ آب
مصوران ازل بھی بنا نہین سکتے

فلک ہوا ہے دل اب سیر زیست سے بس کر
زیادہ اس سے غم و غصہ کھا نہین سکتے

ہزار چاہین ہم آنا اگر نہ تو چاہے
کسیطرح سے بھی تو تجھہ تک آ نہین سکتے

بندھے پڑے ہین کمند غم محبت مین
ہم اس گلی سے کہین اور جا نہین سکتے

خبر محلہ مین گھر گھر ہوئی ہے سوزان آہ
اب اپنے گھر مین بھی اونکو بلا نہین سکتے

برائے نام دہن ہے نہین دہن کیا ہے
کہو لطیفہ غیبی نہین سخن کیا ہے

یہہ تیغ ہے یہ کفن ہے یہ سر ہے بسم اللہ
تامل اے بت بے مہر تیغ زن کیا ہے

ہر اک سے مہر و وفا اور ہم سے کینہ و بغض
تمہارے دل مین کہو مہربان من کیا ہے

یہہ بوے خوش یہہ نزاکت یہہ تازگی یہہ رنگ
مگر کہ نام خدا پھول ہے بدن کیا ہے

ملے ہین سرو گل اندام خاک مین کیا کیا
نہ پوچھ اصل گل و سرو و یاسمن کیا ہے

جدھر خیال کرو شور نالہ جان کاہ
گلی اوسی گل رعنا کی ہے چمن کیا ہے

خدا پرست مجھے لوگ کہتے ہین اور مین
صنم پرست ہون الا کہ برہمن کیا ہے

مین آفتاب سے آنکھین لڑانے والا ہون
میری نظر مین بھلا شمع انجمن کیا ہے

لیے کہڑے ہین ملک خلد جنان سوزان
شہید عشق ہون مین حاجت کفن کیا ہے

یہہ تو سر ہے اور یہہ شمشیر ہے
قاتل اب کیا قتل مین تاخیر ہے

طالب اکسیر سے زہد و کہو
خاک کوئی میکدہ اکسیر ہے

محتسب مجہہ رند کے کیون سر ہوا
دختر رز کیا تیری ہمشیر ہے

ہم تو دیوانہ ہین اے ارباب عقل
گہر ہمارا خانۂ زنجیر ہے

کیا پڑہینگے اور کیا سمجہینگے لوگ
خط پیشانی میری تحریر ہے

دیکہے جب اسکو حیران و خفا
دل ہے یہہ یا غنچۂ تصویر ہے

صبر کیسا اب دل غمگین مین اک
آہ ہے سو وہ بہی بے تاثیر ہے

جار ہے ہین اور گریبان چاک چاک
شوق کوئی یار دامن گیر ہے

آپ کی تدبیر اچہی تہی مگر
اپنی ہے سوزان بری تقدیر ہے

ہان بلا ہی جلد اے ساقی دلجو مجہے
ہان سنا ہی کوئی چیز اے مطرب خوشگو مجہے

آج توبہ توڑنے کو مستعد بیٹہا ہون مین
آرہی ہے زہد و تقوی سے ریائی بو مجہے

سرو بر بیٹہی ہوئی اور پہر تلاش سرو ہے
فاختہ اچہی نہین لگتی تری کوکو مجہے

مین اور ان خوبونسی رکہتا خواہش ذوق نظر
اور ہی کچہہ چیز ہے جسکی ہے جستجو مجہے

اہل دنیا مجہسے ناخوش اہل دین مجہسے نفور
کہو گئی اے عاشقی دنیا و دین سے تو مجہے

کس طرح اوڑ کر پہنچتا دم کے دم مین ہا دیکھے ہیں
ہای کیا ہوتا خدا دیتا پر و بازو مجھے

حج ہوا جسدم زیارت سے مشرف ہو گیا
سنگ اسود ہے وہ خال اور کعبہ وہ ابرو مجھے

یا تو سنگ و خشت سے آتی ہی بو یان کبھی
یا اب آتی ہے دلونسی تیری دلکی بو مجھے

جب سے سوزان نے سنا ہی شعر دلچسپ ہین
ہاے کیا باتین بنا کر گیا جادو مجھے

تم سچ کہو یہ جا نکلے کیسی سنا کے چلے
کیون عمر دہ کو بیٹھے بٹھاے رولا کے چلے

دل نوحہ کر نکالے ہین آنسو جو آنکھ سے
گنتا غرور جاہ سے جب قافلا سے چلے

چلتا نہین ہے اپنے ہی دلپر جب اختیار
بس اور اختیار کسی پر تو کیا چلے

آؤ ہمارے کندھے پہ ہو جاؤ تم سوار
بیدل ہمارے ہوتے تمہاری بلا چلے

قربان تیری ای اثر جذب اشتیاق
مر مر کے یون وہ میری طرف دیکھتا چلے

جیسے گھسٹتے ہم گئے ہین ضعف مین وہان
بچہ نہ جیسے یونہی گھسٹتا ہوا چلے

دلکے تو کہنے پر نہین چلنے کے اب کبھی
اب تو ادھر چلینگے جدھر دلربا چلے

جا پہنچے اوسکے کوچہ تک اپنی ہی مشت خاک
یا مرسل الریاح کچھ ایسی ہوا چلے

افسوس ہے کہ غنچہ افسردہ کی طرح
جیسے خفا ہم آئے تھے ویسے خفا چلے

سوزان یہہ تم نے کیا کیا اوسکو مثل شمع
اشعار دردناک سنا کر رلا کے چلے

رقیب جب ہوا یہہ عدو کی گفتگو کیا ہے
ہماری جب نہ سنی بات وہ تو تو کیا ہے

یہہ وقت نزع ہے مین اک نظر ادہر سے دیکہون
بس اور دل مین سودا اسکے آرزو کیا ہے

وضو ہے خون مین نہانا نماز سر کٹنا
نماز اہل وفا کیا ہے اور وضو کیا ہے

جو اس چمن مین ہون تو گل ہون یا ثمر کیا ہون
جو کچہہ نہین ہون تو یارب یہ رنگ و بو کیا ہے

یہہ خون ہو کی دل آیا ہے آنسوؤنکی ساتہہ
وگرنہ میری تن زار مین لہو کیا ہے

جو آبرو اونہین دیتا ہون جا کہا کی عدو
تو کہتے ہین کہ ارے تیری آبرو کیا ہے

نہ دل مین بلکہ اوسکی جگہہ سمجہتا ہون
خدا کے واسطے قید رگ گلو کیا ہے

ڈرو خدا سے کرو ترک عشق تم سوزان
فقیر ہو کے یہہ شوق رخ نکو کیا ہے

جہان بزم بتان مین جا تو بیٹہا مین بگڑی
یہہ تو نے کیسی عادت ای دل اندوہگین بگڑی

ہزار ہا تہہ مین لیے بوی مشک آئی رہی تا صبح
شب وصل اک ذرا جو اوسکی زلف عنبرین بگڑی

نہ مقصود کو پہونچے ہوئے ہین سب افسوس
کسی نے کفر کی راہ اور کسینے راہ دین بگڑی

الٰہی ہاتہہ ٹوٹین انکے جنہے دنیا مین
نہ چشم فتنہ زا دیکہی نہ ساق نازنین بگڑی

نہ اتنا جہوٹ بولو بیٹہے بگڑتے ہو تمہارے ہاتہہ
بہلا کس وقت کہ دن کسکے آگے ای حسین بگڑی

بہت کی ہمتین ہم ہی بڑے یہ شوخ ضدی نے
کسی صورت کی ہان نہ سہی اک ایسی نہین بگڑی

چلے جب محفل یاران سے اوٹہکر تو یوسف جب
کسی نے شملہ بہانا اور کسینے آستین بگڑی

میان سوزان جنہین عابد کہتے ہین اکثر
شب انکے حجرہ سے یاروں نے اک پردہ نشین پکڑی

روضۂ پاک مین ہم آپکے جایا کرتے
آنکھہ سے آنسوؤن کی نہر بہایا کرتے

قامتِ رشکِ قیامت کے تصور مین وہان
فتنۂ خفتۂ محشر کو جگایا کرتے

بابِ جبریل پہ جسوقت کہ جاکر روتے
در و دیوار کو مسجد کے رولایا کرتے

جب کبھی سرمہ لگانیکی ضرورت ہوتی
خاک درگاہ کی آنکھون مین لگایا کرتے

شہرِ یثرب نسہی اوسکے کسی جنگل مین
خاک مین جان کو جا جا کے ملایا کرتے

تم ہمارے دلِ بیمار کے آخر ہو طبیب
تمکو حالِ دلِ بیمار سنایا کرتے

پہول جب وقتِ سخن آپکے مُنہ سے جھڑتے
اپنے جامہ مین نہ ہم پہولے سمایا کرتے

گر ملاقات کے قابل نہ تھے بیداری مین
خواب مین تو ہمین دیدار دکھایا کرتے

ہوتے پروانے گر اوس شمعِ حرم کے سوزان
شمع و پروانہ کو غیرت سے جلایا کرتے

کیا کیا مزے کی باتین بناتے ہین یار سے
سبکو بٹھا کے پاس تصور مین پیار سے

مین گلشنِ زمانہ مین ہون اک درختِ خشک
کیا فیض و فائدہ مجھے ابرِ بہار سے

دل سے کبھی غبار بھی یہ دور ہوئیگا
ایسا ہی کیا قصور ہوا خاکسار سے

یہ ناتوان ہون کہ یقین آئے یا نہ آئے
بہاری ہے جیونٹی بھی مری جسمِ زار سے

دیتے ہین نسبت آنکھہ کو اوسکی ہرن کے ساتھ
تعریف بھی خدا نکرائے گنوار سے

یہہ شعر کا خیال ہے اسکو نسمجھین آپ
قسمِ خیالِ چنگ و رباب و ستار سے

سوزان کے روضہ مین ہوا جانیکا اتفاق
آتی ہے بوئے عشقِ الٰہی مزار سے

سر و ساماں نہیں ہم سے مہیا ہوتے
ورنہ فرعون تو کیا اوسکے ہی دا ہوتے

یہاں یہ اندوہ و غم اور وہاں عذاب ایکا
ایسے ہونے سے تو اے کاش نہ پیدا ہوتے

کر دیا تیری محبت نے جہاں مین بدنام
نہ تجھے چاہتے نے خلق مین رسوا ہوتے

دین ہوا اور نہ دنیا ہوئی ایکاش ایسے
اہل دین ہونے سے تو طالب دنیا ہوتے

ڈرتے کیون مرنے سے کیون ہول قیامت ہوتی
لوگ اگر شیفتۂ قامت رعنا ہوتے

کچھ نہونے پہ تو اللہ یہ انانیت ہے
کچھ اگر ہوتے تو کیا جانئے ہم کیا ہوتے

ق

گر گزر باغ مین اوس سرو رواں کا ہوتا
نو نہالان چمن محو تماشا ہوتے

چھوتا پانو زمین مین سے نکل کر سبزہ
لالہ و نرگس و گل ہار گلے کا ہوتے

جب سے خوبون پہ وہ رعب ہے یہی کہتے ہین
کاش ہم بھی کوئی معشوق دلآرا ہوتے

حکم مسجد مین نماز و لکا ہوا پڑہ لینگے یہ
ہم تو قد مومن تیری ناصیہ فرسا ہوتے

یار کے رنگ مین سنوارن ہمین بلجانا تھا
وہ گل تر ہے تو ہم بلبل شیدا ہوتے

وہ بیفائدہ در پئے شست و شو ہے
یہ آخر وفا پیشگان کا لہو ہے

کہان ہے تو اے عمر رفتہ کہ اب اس
کف خاک کو پھر تیری جستجو ہے

خدنگ جفا سے لہو مین نہانا
یہی اہل درد و وفا کا وضو ہے

پڑا سینہ مین رو رہا ہے دل اتبک
وہ شوخ پریزاد کیا خوش گلو ہے

نکیون دیکھکر گل کو روؤن کہ اوسمین
وہی نازکی ہے وہی رنگ و بو ہے

ہوی ہے طرف تیری یہ جمع ہمت — کہ ہر شے کو مین جانتا ہون کہ تو ہے

یہہ ہے کون بندہ جہان سے نرالا — کہ اسکے خدا سے جہان کیسی خو ہے

دم واپسین ہے کہو کوئی جا کر — کہ ملنے کی تیرے اوسے آرزو ہے

وہ سوزان چلے آتے ہین میکدہ سے — بغل مین صراحی ہے سر پر سبو ہے

جب سنتے ہین نالے بوالہوس کے — ہم دیکھتے ہین فلک کو ہنس کے

مین طایر ناتوان ہون صیاد — ظالم میرے پر نہ باندہ کس کے

ناصح ہمین رونیکو نکر منع — آنسو نہین ہین ہماری بس کے

اغیار کے سر ہے شوخ عیار — شعلہ ہے اگر دمشت خس کے

خط کے آنے سے چہرہ اوترا — مرجہا گئی پہول رات بس کے

ملتے ہین یون اوس سے روز سو بار — بچہڑے ملین جیسے سو برس کے

بیزار ہے دل جہان سے صیاد — سوراخ ہی بند کر قفس کے

کہلتا نہ دہان تنگ کا حال — کیا کہوئی ہے بات اوسنے ہنس کے

سوزان چلو میکدہ تو ہے بند — تکیہ مین لگائین دم جرس کے

اوس طرف وہ بگڑ کے جا بیٹھے — اس طرف ہم اکڑ کے آ بیٹھے

خوب منصف ہین آپ بہی آداب — خانہ دل میرا دبا بیٹھے

ہنس رہا ہے کہڑا ہوا بے رحم
روتے ہین دوست آستانا بیٹھے

پہر نہ وہان سے ہوا نصیب اوٹہنا
ہم جہان مثل نقش پا بیٹھے

جب ترے بیٹہنے سے ناخوش ہین
اوٹہ ارے دل تیری بلا بیٹھے

باغبان ہم کہان یہ باغ کہان
فصل گل کے سبب سے آبیٹھے

اسطرح غیر چہپکے وہان بیٹہا
جسطرح کوئی چور تا بیٹھے

راہ عشق و وفا مین رکہہ کے قدم
دین و دنیا سے ہاتہہ اوٹہا بیٹھے

آج دنیا سے اوٹہ گئے سوزان
رو رہے ہین سخن سرا بیٹھے

قصۂ درد دل خستہ سنانے آئے
قصہ کوتاہ کہ ظالم کو رولاتے آئے

شیخ جی اوسکو تو کچہ بہی نکہا واہ واہ آپ
آپ بہی آئے تو ہمکو ہی دباتے آئے

دین کے کام بہی ہوجاتے ہین دنیا کے طفیل
آئے مسجد مین تو بازار کو جاتے آئے

گزری اوس کوچہ مین عشاق پہ کیا جانے کیا
کہ بگولے کیطرح خاک اوڑاتے آئے

برف کی قفلیونکا اونسے کر آئے وعدہ
کل کے ملنے کی غرض اور جماتے آئے

مثل چنگیز جسے دیکہہ لیا قتل کیا
راہ مین کشتونکے پشتے ہی لگاتے آئے

ہاتہہ مین ساز خوش آواز بغلمین لوتبل
عالم نشا مین کیا گاتے بجاتے آئے

کیا کہوگے جو کہا مثل امیر اے سوزان
کیون نہ بگڑی ہوئی باتون کو بناتے آئے

کہا بلبل سے گل نے مسکرا کے — سنایہ شعر تر اس وقت گا کے
برا ہو عشق کا باغ عدم سے — کیا برباد اس گلشن مین لا کے
یہ اگل جلوہ گر ہے جس چمن مین — وہان پر جلتے ہین باد صبا کے
دل و ایمان دین کھویا سبھی کچھ — بہت پچھتائے ہم تم سے دل لگا کے
جہان مشت غبار اپنا پڑا تھا — وہ وہان سے جاتے ہین دامن اوٹھا کے
نہ ہوش ہے نہ دلبر ہے نہ دل ہے — مجھے ای چرخ کیا لیگا ستا کے
خدائی کی لباس بندگی مین — طفیل اپنے دل بے مدعا کے
کیا کیون مبتلائے عشق ای چرخ — ہمین کیا مستحق تھے اس بلا کے
کیا دنیا کو مینے آج سے ترک — اوٹھائے نخرے کون اس بیوفا کے
کہا ہے کس ادا سے تم نہ بولو — ذرا پھر کہو صدقے اس ادا کے
ہمین لائق نہ تھے کیا اے وائے قسمت — ستم کے قہر کے جور و جفا کے
کہ اس محفل مین مستوجب ہین سب اور — وفا کے مہر کے لطف و عطا کے

بس اب عشق بتان کر ترک سوزان
خدا کا خوف کر بندے خدا کے

فدا ہین اس کلام جان فزا کے — نثار اس خندۂ دندان نما کے
سواد زلف ہے مضمون واللیل — رخ روشن ہین معنی والضحیٰ کے
نگاہ غور سے دیکھا تو گل مین — بہت ہین طور اوس رنگین قبا کے

نظر ترچھی ہے ٹوپی بھی ہے ٹیڑھی ۔۔۔ فدا یار اس تیری بانکی ادا کے

سُنے افسانۂ فرہاد و شیرین ۔۔۔ تماشے دیکھے کاہ و کہربا کے

فلک اس خاکدان مین نقش پا ہون ۔۔۔ ستمگر مجھکو کیا لیگا مٹا کے

چُراکر لیگیا دل ہاتھہ مین سے ۔۔۔ نکیون قائل ہون ہم دزدِ حنا کے

قطعہ

کہین کیا حضرت سوزان ہم احوال ۔۔۔ دلِ نادان و بخت نارسا کے

تلاش کیمیا مین ایک مدت ۔۔۔ رہے در پے عقاقیر و دوا کے

بہت ہر جا پھرے بے زاد و بے برگ ۔۔۔ بہت در پے رہے ہر بے نوا کے

ہزارون دیکھین اس فن کی کتابین ۔۔۔ ہزارون نسخے دیکھے آزما کے

ہوا عالم مین جب شہرہ ہوس کا ۔۔۔ لگے آنے مہوّس جا بجا کے

کوئی بولا نکالو روغن گل ۔۔۔ کہین سے بہینس کا انڈا منگا کے

کوئی بولا نکالو چیل کا دودہ ۔۔۔ کہین سے بیضۂ سیمرغ لا کے

بہت لوگون نے اس اثنا مین بے لاگ ۔۔۔ دکہایا سیم و زر بہی کچھ بنا کے

ولیکن جب بچشم غور دیکھا ۔۔۔ نتہا کچھ بہی بجز مکر و دغا کے

سوائے نسخۂ غزالی آخر ۔۔۔ ہوئے منکر ہر ایک کی کیمیا کے

رہا کعبہ مین سوزان منقبض دل
کُہلا ہے آج میخانہ مین آکے

ولہ

چمن ہے نہر ہے ابر و ہوا ہے
اگر آجائے ساقی تو مزا ہے

کہا نیزہ پہ لٹکا کر سراسر
کہ نخلِ آرزو مین پہل لگا ہے

بلا سے گر نہین ملتا نہ مل تو
بتِ کافر ہمارا ہی خدا ہے

طبیبِ مشفق اس دار الشفا مین
ہمارے دکہہ کی بہی کوئی دوا ہے

سڑا دیوانہ پاگل واہی احمق
مجہے جو آپ فرمائین بجا ہے

کہا کرتا ہے اکثر وہ پری زاد
کہ قومِ آدمی کل بیوفا ہے

ترا وہ بحرِ قدرت ہے کہ جسمین
یہہ قصرِ ہفت برج ایک بلبلا ہے

ملاقات آنکر جلدی کرو تم
مری دلکو بہت شوقِ لقا ہے

نہ گل ایک حال پر رہتا ہی نہ خار
یہہ گلشن بہی عجب عبرت سرا ہے

اگرچہ ہے قلندر وضع سوزان
مگر ملکِ سخن کا بادشا ہے

جس سے دنیا مین آشنائی کی
اوسنے ہی ہمسے بیوفائی کی

متکبر نہین ہون یہہ مجہہ مین
شان ہی اوسکی کبریائی کی

بادشہ ہون مگر تمنا ہے
درِ میخانہ کی گدائی کی

مست عیشِ وصال رہتے تہے
کیا خبر تہی غمِ جدائی کی

زلف مہ رخ کے وصف لکھتا ہون
مشک ہو جائے روشنائی کی

موسمِ گل گذر گیا صیّاد
اب تمنّا نہین رہائی کی

سرِ شوریدہ پھر کہین نہ جُھکا
جب سے اوس در کی جبہہ سائی کی

ہمہ تن گوش تھے چمن مین گل
ہینے جب دم غزل سرائی کی

پادشاہ کلام اے سوزان
سیر کر ملک بے نوائی کی

پھر پریشان دلِ شیدا ہے خدا خیر کرے
پھر مین پھر جوشش سودا ہے خدا خیر کرے

صفتِ ماہیِ بے آب پھر اب دل تڑپا
پھر روان آنکھ سے دریا ہے خدا خیر کرے

غم نے پھر کی ہی مرے دل پہ قیامت برپا
پھر خیالِ قدِ رعنا ہے خدا خیر کرے

آنکھ کے سامنے پھر رہنے لگی ایک صورت
دل پھر اب محوِ تماشا ہے خدا خیر کرے

کرکے پھر طرزِ تبسم کو کسی شخص کے یاد
دل پڑا سینہ مین روتا ہی خدا خیر کرے

فصلِ گل آئی ہی مائل طرفِ دشتِ جنون
پھر ہمارا دلِ دانا ہے خدا خیر کرے

لیکے جب تخلیہ مین بوسہ ہوئے ہم مضطر
بولے کیا اور تمنا ہے خدا خیر کرے

لیگئی تخلیہ مین حضرت یوسف کو مگر
اور کچھ قصدِ زلیخا ہے خدا خیر کرے

مُنہ سے کہتا تو ہون توبہ مگر ای شیخ ہنوز
دلمین ذوقِ مے و مینا ہی خدا خیر کرے

آہ کے پھر دلِ سوزان سے شرارے نکلے
شعلہ پھر آگ کا بھڑکا ہے خدا خیر کرے

سُنکے بیماری سوزان کی خبر از رہِ درد
لگے کہنے کہ بُڑھاپا ہے خدا خیر کرے

پیغام گل دیا جو نسیم بہار نے
بلبل قفس مین سر کو لگی دے دے مارنے

کیا روح باغ باغ ہوئی باغ خلد مین
روندا جو مشتِ خاک کو اوس شہسوار نے

شکوہ ہے یار کا نہ شکایت ہے غیر کی
جو کچھ کیا ہے طالعِ ناسازگار نے

فراشِ بادِ رہ مین گلو نکا بچھائے فرش
قصدِ چمن کیا ہے مرے گلعذار نے

ہوتی ہے وحشت آدمی کی شکل دیکھکر
وحشی بنا رکھا ہے دلِ بیقرار نے

مین غم کو کہاؤن کہا غم جانگزا مجھے
پیدا کیا اسی لئے پروردگار نے

گر اوسکی رہ مین جان بھی دی ہے تو حق یہ ہے
کچھ حق ادا کیا نہ دلِ حق گزار نے

رخسار پر یہ کاکلِ مشکین نہین ہے
گھیرا ہے ملکِ روس کو فوجِ تتار نے

ہم بیکسون کی قبر پہ سوزان پس از وفات
روشن کیا چراغ دلِ داغدار نے

مسدس بر غزل حافظ علیہ الرحمۃ

سالہا شد این دلِ ناکام را
صرفِ غم کردست صبح و شام را

حالیا این رندِ می آشام را
ساقیا برخیز در دہ جام را

خاک بر سر کن غمِ ایام را

من ز غم گم کردہ ست و پائے خود
در بلا افتادہ ام اے وائے خود

باکہ گویم قصۂ غمہائے خود
محرم رازِ دلِ شیدائے خود

کس نمی بینم ز خاص و عام را

گل بشوقش چاک کرده پیرهن — بلبل اندر یاد رویش نعره زن
فاخته با کبک سرگرم سخن — تنگ در دیگر سبزه اندر چمن

هر که دید آن سرو گل اندام را

باده در ده ساقی اے جانِ جهان — خوش بخوان هان ای مغنی خوش بخوان
توبهٔ خود را شکستم این زمان — گرچه بدنامیست نزدِ عاقلان

ما نخواهیم ننگ و نام را

می فروش از من چه خواهی سیم و زر — نیست چیزے غیر ازین دلقم دگر
دست مے نبدم به بیت زود تر — ساغرِ می بر کفم نه نازِ سر

برکشد این دلق ازرق فام را

چند مشغولِ نمازِ بے حضور — چند طاعت از پئے حور و قصور
ساقی اے چشم بد از روے تو دور — باده در ده چند ازین باد غرور

خاک بر سر نفس نافرجام را

با می آشامی مرا خاطر خوش ست — با می و جامی مرا خاطر خوش ست
با گل اندامے مرا خاطر خوش ست — با دلارامی مرا خاطر خوش ست

کز دلم یکبار برد آرام را

عشق برزد آتش اندر جانِ من — آشکارا شد غمِ پنهانِ من
سوخت بر حالم دلِ یارانِ من — دود آهِ سینهٔ سوزانِ من

سوخت این افسردگانِ خام را

بس کن ازاین نالہ و شور و شغب
بعد ازین نہ مہر خاموشی بلب

ہمچو سوزان تا بکے رنج و تعب
صبر کن حافظ بسختی روز و شب

عاقبت روزے بیابی کام را

مسدس

گنج خسرو خزانہ قارون
عقل و علم حکیم افلاطون

پرنیان و خز اطلس و اکسون
حسب دلخواہ گردش گردون

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

تخت دیہیم گنج زیور زر
لعل نایاب سلک دُرّ و گہر

مال دولت خزانہ و لشکر
یار دمساز رشک شمس و قمر

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

وسعت عرش و آسمان و زمین
عظمت جبرئیل سدرہ نشین

دوزخ و گلشن بہشت برین
راہ دور و دراز کفر و دین

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

سبزہ نو دمیدہ آب روان
لالہ وارغوان گل وریحان
نہر و تالاب مثل آب جنان
گلستان رشک گلشن رضوان

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

عربی گھوڑیان صبا رفتار
ہاتھیون پر عماری زر کار
اونٹ بغداد کے قطار قطار
ابر پر برق جیسے آتشبار

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

آئینہ خانہ اور رنگ محل
فرش سنجاب و قاقم و مخمل
در و دیوار بے نظیر و مثل
جیسے پائے نگاہ جائے پھسل

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

شادی و عیش و ناز و دور شراب
ساقی ماہرخ شب مہتاب
طرف گلزار صحبت احباب
مطرب خوش نوا و چنگ و رباب

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

جاہ جمشید شاہ بحر و بر
عمر الیاس و نوح پیغمبر

شوکت بادشاہ اسکندر	دم عیسے مسیح و علم خضر

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرۂ نیست پیش اہل جنون

سلک در و گہر ہے تو کیا ہے	زیور سیم و زر ہے تو کیا ہے
علم و فضل و ہنر ہے تو کیا ہے	جودت طبع گر ہے تو کیا ہے

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرۂ نیست پیش اہل جنون

گر تجھے علم کیمیا ہے تو کیا	علم نیرنج جانتا ہے تو کیا
علم موسیقی آگیا ہے تو کیا	مثل سوزان سخن سرا ہے تو کیا

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرۂ نیست پیش اہل جنون

تاریخ کتاب انتخاب مولفہ مولانا محمد قاسم مرحوم مغفور

چاپ شد چون این گرامی نامہ	نام آور نامہ نامی نامہ
موجۂ سرچشمہ آب حیات	در مزہ ہمشیرۂ آب نبات
جدولش غیرت دہ جوئے بہشت	سطر سطرش سرو دلجوئے بہشت
روئے کاغذ آبروئے نیکوان	خط خط رخسار محبوب جوان
نقطۂ گوہر با آب و تاب	یا سیہ خالی بروئے آفتاب

هر گلِ مضمون گل باغِ جنان | بر رخ رنگین گل خنده زنان
حرف خوبش شاهد مشکین نقاب | اندرو معنی چو مهر اندر سحاب
معنی اندر لفظ او پوشیده | همچو نور دیده اندر دیده
چونکه بود آن مرد حق مست الست | طرز گفتارش همه مستانه است
از معارف گهه حکایت میکند | واز حقایق گهه روایت میکند
گهه ز معقولات میگوید سخن | گه ز منقولات میگوید سخن
فهم بر گفتار او کمتر رسد | عاشق مست این سخن را در رسد
طبع او القصه دریایست ژرف | هر زمان زان می زند موج شگرف
الغرض چون این کتاب با صفا | چاپ شد از آن آن مرد خدا
دیدم او را لیک دل از دست رفت | هوشم از سر همچو هوشش مست رفت
بعد یک ساعت چو دل آمد بهوش | طبع من زان حال خوش آمد بجوش
خاطرِ من دفع آن احوال را | حیلهٔ انگیخت فکرِ سال را
رفتستم اندر بیشه اندیشه | خود خزاین ما را انباشد همیشه
کز لب بحرم خضر آواز داد | که همه تشنه لبان را نفع باد

تاریخ ملاقات ملک ناصر الدین والی ایران بہ وکٹوریہ ملکہ ہند وانگلنڈ

چو سلطان ایران به ملک فرنگ | رسید و بفرمود لختے درنگ
خبر شد ببانوی آن سرزمین | بخدمت در او داشت سر بر زمین

که بسیار خوب آمدی مرحبا	کنیز توام اے تو مولا مرا
بدیشان بسے ازره دین و داد	براه تواضع قدم در نهاد
چنین یاد دارم که شخصے ز من	بگفتا که اے کان گنج سخن
خموشت چو نامی نباید نشست	بفرمائے تاریخ کین وقت هست
همان لحظه کان دوست با ما بگفت	بنوک زبان گوهر راز سفت
بگفتمش از روئے دانشورے	بیکجا در آمد مه و مشترے ھ ۱۲

تاریخ وفات شیخ کاظم علی رئیس سهارنپور

شیخ کاظم علے امیر اجل	چون شد آماجگاه تیر اجل
گفت دل سال عمر و سالش	بهشت برین بود جایش ھ ۱۲

تاریخ تعمیر چاه میر احسان علی سهارنپوری

احسان علی که مرد کارست	والا منش و بزرگوارست
بهر لب خشک کشت زارے	در کندن چاه کرد کارے
سوزان چو شنید وصف حالش	نو چشمهٔ فیض گفت سالش ھ ۱۲

تاریخ قتل بے نظیر جهان مسماة نظیر جان که بافساد عبد الحی نامراد از دست بیداد بانو خانه برباد نامرادانه جان داد ؛

صبح دم مرغ چمن با گل نو خاسته گفت	ناز کم کن که درین باغ بسے چون تو شگفت
گل بخندید که از راست نرنجیم ولے	هیچ عاشق سخن تلخ بمعشوق نگفت

یاد دارم که شنید این سخن از روح نظر
همچو زلف سیه خویشتن از غم آشفت

وز دو نرگس به گل تازه فشاند آب یکے
آه سرد از دل پر درد بر آورد و بگفت

هیچگه همچو من از دست جفاے عاشق
هیچ معشوق ستمدیده بخاک و خون خفت

پیش عشاق به بد گفتن و آهم از ناز
هیچ معشوق چو من ترک جهان و جان گفت

پیکر دیو به پیش نظر خلق هنوز
طرفه حالیکه پری از روے پس پرده بنهفت

باری او در دل غمزده میگفت و مرا
اشک الماس صفت گوهر جان و دل بسفت

گفتم آخر که تو کے رفتی ازین غمخانه
اے که جاروب غمت خانهٔ دل پاک برفت

تا که تاریخ بگویم چه درینجا هر کس
هر چه بشنفت ز حال تو پریشان بشنفت

جان بے تن ز سر گریه و آه و زاری
قصهٔ غصه بسر کرد که جان رفت بهفت

تاریخ قتل لارڈ میو صاحب بهادر لارڈ میو وزیر ممالک

لارڈ میو وزیر ممالک
در هر کار که راے رزین زد

در دل خلق چنان شد جایش
نقشے نقش مگر به نگین زد

در ره شیر علے خان بروے
ناگه همچون شیر عرین زد

از سر ملک وجودش دردم
بانگ رحلت جان حزین زد

هاتف غیبی سالش گفتا
شیر قضا لیش پنجهٔ کین زد

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد قاسم رحمه الله علیه

چشمهٔ فیض محمد قاسم
رفت وزین چه فزون تر باشد

جیب جان را بغمش چاک کنم — ہمچو گل دست ترسم گر باشد

اے فلک آن شہ ملکِ دین را — در زمین بالش و بستر باشد

اندرین منزلِ غم چشمے نیست — کہ نہ از اشک غمش تر باشد

ہرچہ در بحر و بر ست از حیوان — گرم فریاد مقرر باشد

ہرچہ او داشت بدل نور و صفا — کے نصیبِ در و گوہر باشد

ہرچہ اندر دل او بود از علم — عالمان را نہ میسر باشد

از ہمین مردم بند ار آرے — رونق دین پیمبر باشد

فکر تاریخ ہمی کردم تا کہ — یادگار از من مضطر باشد

کہ خضر از لبِ دریا گفتا — ہمدم ساقیِ کوثر باشد ۱۲۹۶

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد قاسم مرحوم مغفور

صوفی و فاضل بے مثل محمد قاسم — صاحبِ ہمت و صاحبدل و صاحب وجد و حال

وجہ کیا تھی کہ گئے گلشنِ جنت کیطرف — اڑ گیا تھا کہین عقبیٰ مین مگر مجھار حال

خوش نہ آئی تیری اے چرخ برین یہ حرکت — خوش نہ آئی تیری اے گردشِ دوران یہ چال

حیف کس بوئے گلِ تازہ کو برباد کیا — حیف کس بلبلِ خوشخوان کو کیا بے پر و بال

جب کیا دفن عجب حال نظر آتا تھا — کہ جسے دیکھتے تھے تھا وہ گرفتارِ حال

کوئی دامن سے کہین پونچھ رہا تھا آنکھین — آنسوؤن سے کہین کرتا تھا کوئی تر رومال

کسی کو جوشِ غم و رنج مین تھا استغراق — کسی کو کثرت اندوہ مین تھا اضمحلال

ہم بھی موجود تھے سوزان نے یہ تاریخ گرم
طرز ہو مین یہ پڑھی جب بصد اندوہ ملال

دستِ بیداد اجل سے ہوئے ہین ہر دو یابہ
صدق و اسلام و ورع فضل و کرم اوّل حال

تاریخ ولادت راجہ مہندر سنگھ والی پٹیالہ کے بیٹے

اختر اوج سعادت طالع ہوا

راجہ صاحب کے ہوا ہے بیٹا
رخ سے اقبال کے آثار عیان

رات اوس روز دوالی کی جو تھی
ہوئی تاریخ چراغ گیہان

ولہ

دیکھا شب کو سوئے شبستانِ جہان
تھا عالم نور سر بسر کون و مکان

وہ رات کہ دلفریب تھی سر تا سر
مانند شب سیاہ زلفِ جانان

وہ رات کہ فرطِ نور مین ہر ذرہ
کرتا تھا دعوی انا الشمس عیان

مین نے سوچا کہ ہے دوالی کی رات
ہونگے یہ چراغ ہر طرف نور فشان

دل نے اوس وقت مجھسے جلکر یہ کہا
تو نے مجھکو جلا دیا اے سوزان

ہے جشم و چراغ بادشہ کا یہ نور
ورنہ یہ روشنی چراغون مین کہان

وہ نورِ نگاہ پردہ پنہان سے
مانند نگہہ ہوا ہے زیبا عیان

مین سنکے یہ مژدہ اسطرح ہنسنے لگا
ہنستی ہے جسطرح سے شمع سوزان

عرصہ گذرا اسیطرح ہنستے ہوئے
اوس دم کی خوشی کا ہو سکے کس سے بیان

دل لذتِ عیش مین الگ بیخود وان
مین ذوقِ نشاط مین جدا محو یہان